جلد ۱۳ تبلیغ ۱۳۵۱ ہش شمارہ ۲
فروری ۱۹۷۲ء

تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آلِ عمران)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

سالانہ بدل اشتراک
پاکستان و بھارت آٹھ روپے
دیگر ممالک ایک پونڈ

فی پرچہ پچھتر پیسے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تأمرون بالمعروف وتنھون عن المنکر

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

تبلیغ ۱۳۵۱ ہش

ذی الحجہ ۱۳۹۱ ہجری فروری ۱۹۷۲ء

ایڈیٹر
مسعود احمد دہلوی

چندہ سالانہ: آٹھ روپے   فی پرچہ: بچھتر پیسے

فہرست مضامین

پبلشر . . . . چوہدری محمد ابراہیم

مطبع . . . . ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت . . . . . . دفتر ماہنامہ انصاراللہ
دارالصدر جنوبی ربوہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

جلد ۱۳　　ماہنامہ انصار اللہ ربوہ　　شمارہ ۲

تبلیغ ۱۳۵۱ ہش

ظہورِ مصلح موعود کی دو بنیادی اغراض

نصرتِ دین کے غیر معمولی سامان اور اسلام کو ملنے والی عظیم الشان فتوحات

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی جو عرفِ عام میں پیشگوئی مصلح موعود کے نام سے موسوم ہے ایک نہایت ہی اہم بالشان پیشگوئی ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نہایت عظیم الشان صفات والے فرزند کی بشارت دی گئی تھی اور بتایا گیا تھا کہ وہ عظیم الشان صفات والا فرزند موعود دنیا میں اسلام کو سربلند اور غالب کرنے کے سلسلہ میں ایسے انقلاب انگیز کارنامے سرانجام دے گا جو اس کی موعودہ اولوالعزمی کے آئینہ دار ہوں گے۔ اگر پیشگوئی کے الہامی الفاظ پر (جو اس شمارہ کے صفحات ۹ تا ۱۱ میں درج ہیں) غور کیا جائے تو خلاصہ اور لبِ لباب کے طور پر ان سے ظہورِ مصلح موعود کی دو عظیم الشان اغراض کی نشان دہی ہوتی ہے اور وہ اغراض یہ ہیں:-

اوّل:- مصلح موعود کے ذریعہ دین کی نصرت کے نہایت درجہ اہم بالشان اور محیر العقول سامان منصۂ شہود پر آئیں گے۔

دوم:- نصرتِ دین کے ان نہایت درجہ غیر معمولی اور محیر العقول سامانوں کے منصۂ شہود پر آنے کے نتیجہ میں دین کو عظیم الشان فتوحات نصیب ہوں گی جو دنیا میں اسلام کے موعودہ غلبہ کو آشکار کرتے

کا موجب ہوں گی۔

چنانچہ اس پیشگوئی کے شروع میں تمہید کے طور پر ظہورِ مصلح موعود کی ان دونوں اغراض کی طرف ہی اشارہ کیا گیا ہے۔ اور پھر ان اغراض کے عملاً پورا ہونے کی تفصیل بھی بیان کی گئی ہیں۔ جہاں تک پہلی غرض یعنی نصرتِ دین کے غیر معمولی اور محیر العقول سامانوں کے منصۂ شہود پر آنے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے"

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ظہورِ مصلح موعود کی دوسری غرض یعنی فرزندِ موعود کے ذریعہ دین کو ملنے والی عظیم الشان فتوحات اور دنیا میں رونما ہونے والے غلبۂ اسلام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:-

"اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام"

اس کے بعد پیشگوئی کے الہامی الفاظ میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ ان ہر دو اغراض کے عملاً پورا ہونے کی تفصیلات پر ہی مشتمل ہے۔ چنانچہ الہامی عبارت کے مندرجہ ذیل الفاظ مصلح موعود کے ذریعہ نصرتِ دین کے محیر العقول سامانوں کے منصۂ شہود پر آنے اور دین کو عظیم الشان فتوحات ملنے کے آئینہ دار ہیں:-

(۱) خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔

(۲) اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔

(۳) اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔

(۴) اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔

(۵) اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔

(۶) اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

(۷) وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔

(۸) وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا

(۹) وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔

(۱۰) وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم

(۱۱) اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ (۱۲) وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔

(۱۳) مَظْهَرُ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَأَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ

(۱۴) جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا

(۱۵) نور آتا ہے نور۔

(۱۶) جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔

(۱۷) ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔

(۱۸) اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔

(۱۹) وہ جلد جلد بڑھے گا

(۲۰) اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔

(۲۱) اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

(۲۲) اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔

پیشگوئی مصلح موعود کے مذکورہ بالا الہامی فقرات پر یکجائی نظر ڈالنے سے صاف عیاں ہوجاتا ہے کہ ان میں سے بعض فقرات میں مصلح موعود کی صفات کے طور پر اور بعض فقرات میں پیشگوئی مصلح موعود کے مقاصد کے طور پر مصلح موعود کے وجود باجود کے ذریعہ رونما ہونے والی غیر معمولی نصرت دین اور فتوحات دین کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

اب چونکہ حسب پیشگوئی مصلح موعود کے ذریعہ نصرتِ دین کے غیر معمولی اور محیر العقول سامانوں کا منصہ شہود پر آنا اور دین کو عظیم الشان فتوحات کا ملنا مقدر تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے بعض دیگر الہامات میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مصلح موعود کے جو متعدد صفاتی نام ظاہر فرمائے ان میں سے بالخصوص دو نام ایسے ہیں جو ظہورِ مصلح موعود کی دو بنیادی اغراض یعنی دین اسلام کی موعودہ نصرت اور فتوحاتِ دین کے آئینہ دار ہیں اور وہ یہ ہیں۔

(۱) ناصر الدین اور (۲) **فاتح الدین**　　(بحوالہ تذکرہ طبع سوم صفحہ ۲۶۶ و صفحہ ۶۲۴)

ایک دنیا جانتی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزندِ دلبند گرامی ارجمند حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ جو پیشگوئی مصلح موعود کے حقیقی مصداق تھے اور جن کے وجودِ باجود میں پیشگوئی کی جملہ علامات بہ تمام و کمال پوری ہوئیں اللہ تعالیٰ نے دنیا میں نصرتِ دین کے ایسے غیر معمولی اور محیر العقول سامان ظاہر فرمائے اور دین کو ایسی عظیم الشان فتوحات عطا فرمائیں کہ اہلِ دنیا ورطۂ حیرت میں پڑے بغیر نہ رہے۔

آپ کی بیان کردہ اور رقم فرمودہ قرآن مجید کی تفاسیر (تفسیر کبیر اور تفسیر صغیر) نیز آپ کی زیر ہدایت و زیر نگرانی دنیا کی ایک درجن کے قریب زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم اور نہایت وسیع پیمانہ پر ان کی اشاعت اس امر پر شاہد ناطق ہے کہ فی الواقعہ آپ کے ذریعہ دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہوا اور انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملی اور مجرموں کی راہ ظاہر ہوئے بغیر نہ رہی۔ پھر آپ کے ذریعہ اطراف و جوانبِ عالم میں تبلیغی مشنوں کا قیام مختلف ملکوں اور اقوام کے ہزاروں نہیں لاکھوں افراد کا قبولِ اسلام اور تن من دھن کے ساتھ اشاعتِ نور حضرت خیر الانام کی مساعی میں ان کی پُرجوش شرکت اس امر کا ایک زندہ و تابندہ ثبوت ہے کہ آپ نے دنیا میں آکر اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف ہی نہیں کیا بلکہ وہ جو زندگی کے خواہاں تھے انہوں نے موت کے پنجہ سے نجات پائی علاوہ جو قبروں میں دبے پڑے تھے زندہ ہو کر قبروں سے باہر نکل آئے۔ آپ فی الواقعہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوئے۔ قوموں نے آپ سے برکت پائی اور اس طرح زمین کے کناروں تک آپ کی شہرت پھیلی۔

آپ کے ان رفیع الشان کارناموں سے ایک دنیا پر یہ امر آشکار ہوا اور ایک دنیا نے اس امر کی گواہی دی کہ آپ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہیں، آپ کلمۃ اللہ ہیں اور فی الواقعہ خدا کی رحمت و غیوری نے آپ کو کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ آپ سخت ذہین و فہیم اور دل کے حلیم ہیں اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر۔ آپ کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہے، آپ ایک ایسا نور ہیں جسے خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہے۔ خدا نے آپ میں اپنی روح ڈالی ہے اور خدا کا سایہ آپ کے سر پر ہے اس لئے آپ جلد جلد آگے بڑھتے اور اس دنیا کو ایک انقلاب سے ہمکنار کرتے چلے جا رہے ہیں۔ آپ کے رفیع الشان اور انقلاب انگیز کارناموں کو دیکھ کر وہ اسیر جنہیں آپ کے ذریعہ رستگاری ملی اور وہ قومیں جنہیں آپ سے برکت پانے کی سعادت نصیب ہوئی پکار اُٹھیں "اِنّی مَعِی" خدا قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے اور فی الواقعہ خدا اپنے اس موعود کے ساتھ ہے جو مَظْهَرُ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَأَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ کا مصداق ہے اور بلاشبہ یہی وہ موعود ہے جس کے آنے سے حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آگیا ہے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ کھڑا ہوا ہے۔

پھر سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اشاعتِ اسلام اور اشاعتِ نور حضرت خیر الانام کے سلسلہ میں یہ رفیع الشان اور انقلاب انگیز کارنامے ہی سرانجام نہیں دیئے بلکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے ذریعہ یہ بشارت بھی دی کہ ان انقلاب انگیز کارناموں کا سلسلہ آپ کے بعد بھی جاری رہے گا اور اس طرح اسلام کا قدم ہر زمانہ میں آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے آسمانی پیشگوئیوں کے عین مطابق نہ صرف سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے ذریعہ

نصرتِ دین کے غیر معمولی سامان ظاہر فرمانے اور آپ کے ہاتھ پر دین کو عظیم الشان فتوحات سے ہمکنار فرمایا بلکہ آپ کو تسلی دی کہ اب نصرتِ دین اور دینی فتوحات کا یہ سلسلہ آپ کے بعد بھی دراز سے دراز تر ہوتا چلا جائے گا اور اس وقت تک ہوتا چلا جائے گا تا آنکہ اسلام پوری دنیا پر غالب نہ آجائے۔ چنانچہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک عظیم الشان صفات والے اولوالعزم فرزند اور اس کے ذریعہ رونما ہونے والے عظیم الشان روحانی انقلاب کی بشارت دی تھی اور اپنے الہام خاص کے ذریعہ اس فرزندِ موعود کو ناصر الدین اور فاتح الدین کے دو صفاتی ناموں سے نوازا تھا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود علیہ السلام کے اولوالعزم فرزند موعود کو بھی ایک ایسے ہی عظیم صفات والے فرزند کی بشارت دی اور اس کے متعلق بتایا کہ وہ بھی اپنے عظیم المرتبت اور اولوالعزم باپ کی طرح دین کا ناصر اور فاتح ہوگا۔ یعنی اس کے ذریعہ بھی نصرتِ دین کے غیر معمولی سامان منصۂ شہود پر آئیں گے اور دین کو عظیم الشان فتوحات حاصل ہونگی۔

چنانچہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس فرزندِ موعود کا ذکر کرتے ہوئے ۲۶ ستمبر ۱۹۰۹ء کو اپنے ایک خط (جس کا عکس تاریخ احمدیت جلد چہارم صفحہ ۱۲ پر شائع ہو چکا ہے) میں رقم فرمایا:-

"خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ میں تجھے ایک ایسا لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر اور اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہوگا۔"

چنانچہ جب ۱۵ نومبر ۱۹۰۹ء کو وہ فرزند تولد ہوا تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی اس خبر کے پیش نظر اس کا نام "ناصر احمد" رکھا۔ اسی طرح آپ نے اپنے بعد خدائی فیصلہ کے بموجب مسند خلافت پر متمکن ہونے والے بابرکت وجود یعنی خلیفۃ المسیح الثالث کے متعلق اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر پہلے ہی سے یہ بشارت دی کہ اس کا زمانہ بھی فتوحات کا زمانہ ہوگا۔ چنانچہ آپ نے ۱۹۰۵ء میں اپنی ایک تقریر کے دوران فرمایا:-

"دیکھو میں آدمی ہوں اور جو میرے بعد ہوگا وہ بھی آدمی ہوگا جس کے زمانہ میں فتوحات ہونگی۔"

اب چونکہ الٰہی مقدرات میں حضرت المصلح الموعودؓ کے اس فرزندِ موعود نے جس کے متعلق آپ کو بتایا گیا تھا کہ وہ ناصر دین ہوگا آپ کے وصال کے بعد خلیفۃ المسیح الثالث کی حیثیت سے خلافتِ احمدیہ کی مسند جلیلہ پر متمکن ہونا تھا اس لئے وہ فرزندِ موعود ہی صفاتی لحاظ سے ناصر الدین ہونے کے علاوہ عند اللہ فاتح الدین بھی قرار پایا۔ پس یہ امر روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی اپنے عظیم المرتبت اور اولوالعزم والد کی طرح صفاتی لحاظ سے ناصر الدین بھی ہیں اور فاتح الدین بھی بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ مصلح موعود کے ان ہر دو صفاتی ناموں میں شریک ہیں اور جیسا کہ ہم اس مقالہ کے شروع میں واضح کر چکے ہیں ظہورِ مصلح موعود کی دو بنیادی اغراض ہیں ہی نصرتِ دین اور فتوحاتِ دین۔ اس لحاظ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا زمانہ

بھی در اصل حضرت محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہی زمانہ ہے اور آپ کے ذریعہ آج اطراف وجوانب عالم میں دین کو جو عظیم الشان فتوحات حاصل ہو رہی ہیں وہ پیشگوئی مصلح موعود کے تسلسل ہی میں حاصل ہو رہی ہیں اور اس لحاظ سے بالواسطہ طور پر آپ بھی ایک رنگ میں اس پیشگوئی کے مصداق ہیں چنانچہ حسب بشارات آپ کے نئے مبارک عہد میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت دین کے جو غیر معمولی سامان منصۂ شہود پر آئے ہیں اور آتے چلے جا رہے ہیں اور اسی طرح دنیا کے مختلف براعظموں اور بالخصوص براعظم افریقہ میں اسلام کو جو عظیم الشان فتوحات حاصل ہوئی ہیں اور برابر ہو رہی ہیں ان سے یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتا ہے کہ فی الواقعہ آپ بھی خدائی بشارات کے موجب ناصر الدین اور فاتح الدین کے مصداق کامل کے حامل ہیں اسی لئے جب خدائی فیصلہ کے موجب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ خلافت احمدیہ کی مسند جلیلہ پر متمکن ہوئے تو حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے پیشگوئی مصلح موعود کے اس حصہ پر کہ "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" ایک نئے رنگ میں روشنی ڈالتے ہوئے آپ کے زمانہ کو بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا زمانہ قرار دیا چنانچہ آپ نے اپنے ایک بیش قیمت مضمون میں رقم فرمایا:۔

"حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے لئے جو بشارتوں کے الہامی الفاظ ہیں ان میں یہ بھی تھا کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ حضرت اقدس حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے تھے کہ بعض مبشر خوابیں اور الہامات کئی بار کئی رنگ میں پورے ہوتے ہیں۔ ... مجھے کامل یقین ہے کہ آپ تین کو چار کرنے والے ہوئے جب ہمارے بڑے بھائی صاحب حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم نے آپؓ کے ہاتھ پر بیعت کی اور ایک کھویا ہوا بھائی ہمیں مل گیا۔ مگر آپؓ پھر تین کو چار کرنے والے ہوئے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں و اللہ تعالیٰ کی جناب سے آپؓ کو عطا کردہ بشارتوں کے مطابق وہ "مبارک تھا۔ نافلہ" جس کی بہت زوردار الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت اُم المومنین علیہا السلام کو بشارت دی تھی کہ مبارک کا بدلہ تم کو بہت جلد ملنے والا ہے وہ مبارک، مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ ہی حضرت اماں جان رض کی گود میں آیا اور حضرت اماں جان رض کے پھر چار بیٹے ہو گئے۔ ان کا مبارک ان کو مل گیا ... خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خبر دی تھی مبارک احمد مرحوم کے متعلق کہ یا کم عمر میں فوت ہوگا یا بڑا مرتبہ پائے گا۔ اس مبارک کو خدا تعالیٰ نے بلا لیا تو پھر اس مبارک کی بشارت دی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو منصب خلافت بخشا ...

پس اس زمانہ کو بھی محمود کا زمانہ جانیں۔" (الفضل ۱۰ نومبر ۱۹۶۷ء)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے مصلح موعود کی ایک خاص علامت (کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" کے ایک نئے رنگ میں بھی پورا ہونے کی بناء پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زمانہ کو بھی

(کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

خدائے بزرگ و برتر کے الہام اور اس کے کلام کا مکمل متن

پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے الہامی الفاظ

"بالہام اللہ تعالےٰ و علامہ عزّ و جلّ خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر یک چیز پر قادر ہے (جلّ شانہ و عزّ اسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا سو میں نے تیری تضرّعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریّت و نسل ہو گا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت اور غیوری نے اسے اپنے کلمۂ تمجید سے

بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند، گرامی ارجمند، مظہر الاول والآخر۔ مظہر الحق والعلاء کانّ اللّٰہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا، وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا

پھر خدائے کریم جلّ شانہٗ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذرّیت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی اور ہر ایک شاخ تیرے جدی بھائیوں کی کاٹی جائے گی اور وہ جلد لاولد رہ کر ختم ہو جائے گی اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے اور ان کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے اور ان کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا لیکن اگر وہ رجوع کریں گے تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا خدا تیری برکتیں اردگرد پھیلائے گا اور ایک اجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا اور ایک ڈراؤنا گھر برکتوں سے بھر دیگا تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلاؤنگا پر تیرا نام صفحۂ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا۔ اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے۔ لیکن خدا تجھے بکلّی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تابروز قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے۔ خدا انہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا اور وہ علیٰ حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسے انبیاء بنی اسرائیل (یعنی ظلّی طور پر ان سے مشابہت رکھتا ہے) تو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید۔ تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو اگر تمہیں

اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندے پر کیا تو اس نشانِ رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو اور اگر تم پیش نہ کر سکو اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔"

(اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء منقول از تبلیغ رسالت جلد اول ص۶۰ تا ۶۲)

ماموُر من اللہ کی صداقت کا بہت بڑا نشان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

"راستباز اور ماموُر من اللہ کی صداقت کا بڑا نشان یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کو غیب کی خبریں دیتا ہے اور پھر ان خبروں میں ایک طاقت ہوتی ہے جو دوسروں کو نہیں دی جاتی۔ نجومی جو خبریں دیتا ہے ان میں وہ طاقت اور جبروت نہیں ہوتی جو ماموُر کی خبروں میں ہوتی ہے۔ علاوہ بریں ماموُر کی خبریں ایسی ہوتی ہیں کہ فراست اور قیافہ پر ان کی بنا نہیں ہو سکتی۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مکّی زندگی میں جو بالکل بے سروسامانی اور بیکسی کی زندگی تھی اپنی کامیابی اور دشمنوں کی ناکامی اور نامرادی کی پیشگوئی کی تھی کیا کوئی عقلمند اور ملکی مدبّر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس وقت کی حالت کو دیکھ کر اندازہ لگا سکتا تھا کہ یہ شخص کامیاب ہو جائے گا اور وہ قوم جو اس کی مخالفت پر آمادہ ہے ذلّت کے ساتھ نامراد رہے گی؟ پھر دیکھ لو کہ انجام کیا ہوا۔ پس یہ ایک زبردست نشان ماموُر کو دیا جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم ص۱۳۶)

منظوم عربی کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

وَلَنَا رِيَاسَةُ خُلَّةٍ لَّا تَذْهَبُ

(ہمارے لئے دوستی کی وہ ریاست ہے جو زوال پذیر نہیں)

حِبٌّ لَنَا فَبِحُبِّهٖ نَتَحَبَّبُ
وَعَنِ الْمَنَازِلِ وَالْمَرَاتِبِ نَرْغَبُ

ہمارا ایک دوست ہے اور ہم اس کی محبت سے پُر ہیں اور مراتب و منازل سے ہمیں بے رغبتی اور نفرت ہے۔

إِنِّيْ أَرَى الدُّنْيَا وَبَلْدَةَ أَهْلِهَا
جَدُبَتْ وَأَرْضُ وِدَادِنَا لَا تَجْدُبُ

مَیں دیکھتا ہوں کہ دُنیا اور اس کے طالبوں کی زمین قحط زدہ ہے یعنی جلد تباہ ہو جائے گی اور ہماری محبت کی زمین کبھی قحط زدہ نہ ہوگی۔

يَتَمَايَلُوْنَ عَلَى النَّعِيْمِ وَإِنَّنَا
مِلْنَا إِلٰى وَجْهٍ يَسُرُّ وَيُطْرِبُ

لوگ دنیا کی نعمتوں پر جھکتے ہیں مگر ہم اس منہ کی طرف جُھک گئے ہیں جو خوشی پہنچانے والا اور طرب انگیز ہے

إِنَّا تَعَلَّقْنَا بِنُوْرِ حَبِيْبِنَا
حَتّٰى اسْتَنَارَ لَنَا الَّذِيْ لَا يُخْشَبُ

ہم اپنے حبیب کے دامن سے وابستہ ہیں۔ اس طرح کہ جو صاف و شفاف نہیں ہو سکتا وہ بھی ہمارے لئے منوّر ہوگیا۔

سَبُّوْا وَمَا أَدْرِيْ لِأَيِّ جَرِيْمَةٍ
سَبُّوْا أَنَعْصِي الْحِبَّ أَوْ نَتَجَنَّبُ

مخالفین نے گالیاں دیں اور مَیں نہیں جانتا کہ کس جرم میں دیں۔ کیا ہم اس محبوب کی مخالفت کریں یا اس سے کنارہ کریں۔

أَقْسَمْتُ أَنِّيْ لَنْ أُفَارِقَهٗ وَلَوْ
مَزَّقَتْ أُسُوْدٌ جُثَّتِيْ أَوْ أَذْؤُبُ

میں نے قسم کھائی ہے کہ میں اس سے علیحدہ نہیں ہوں گا اگرچہ شیر یا بھیڑیے مجھے پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیں۔

ذَهَبَ رِيَاسَاتُ الْأُنَاسِ بِمَوْتِهِمْ
وَلَنَا رِيَاسَةُ خُلَّةٍ لَّا تَذْهَبُ

لوگوں کی ریاستیں ان کے مرنے کے ساتھ ختم ہو گئی ہیں اور ہمارے لئے دوستی کی وہ ریاست ہے جو زوال پذیر نہیں۔

(نجم الہدیٰ)

منظوم فارسی کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ترست ایمن کند زِ ترس و خطر

اے خدا! تیرا خوف ہر ڈر اور خطرہ سے محفوظ کر دیتا ہے

اے خداوندِ خلق و عالمیاں — خلق و عالَم زِ قدرتت حیراں

اے جہانوں اور مخلوقات کے آقا! — دنیا اور مخلوق تیری قدرت سے حیران ہے۔

چہ مہیب است شان و شوکتِ تو — چہ عجیب است کار و صنعتِ تو

تیری شان و شوکت کس قدر باعظمت ہے۔ — تیری صنعت اور تیرا کلام کتنا عجیب ہے۔

حمد را با تو نسبت از آغاز — نے دراں کس شریک نے انباز

شروع ہی سے حمد کا تیرے ساتھ تعلق ہے۔ — اور اس معاملہ میں نہ کوئی تیرا شریک ہے نہ ہمسر

تو وحیدی و بے نظیر و قدیم — منزّہ زِ ہر قسیم و سہیم

تو اکیلا بے مثل اور ازلی ہے۔ — اور ہر ساجھی اور شریک سے پاک۔

کس نظیرِ تو نیست در دو جہاں — ہر دو عالَم توئی خدائے یگاں

دونوں جہان میں تیرا کوئی نظیر نہیں۔ — دونوں عالَم میں تو اکیلا ہی خدا ہے۔

زورِ تو غالب است بر ہمہ چیز — ہمہ چیزے بہ جنبِ تو ناچیز

ہر شے پر تیری طاقت غالب ہے۔ — اور ہر چیز تیرے مقابل پر ناچیز ہے۔

ترست ایمن کند زِ ترس و خطر — ہر کہ عارف ترست ترساں تر

تیرا خوف ہر ڈر اور خطرہ سے محفوظ کر دیتا ہے۔ — جو تیری معرفت زیادہ رکھتا ہے وہی تجھ سے زیادہ ڈرتا ہے

(دیباچہ براہین احمدیہ حصہ اول)

اسلام اور رسول کریمؐ کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت

(حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء کے موقعہ پر سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۸ دسمبر کو ۲½ بجے سے لیکر ۷½ بجے تک ایک ولولہ انگیز بصیرت افروز تقریر ارشاد فرمائی جس میں پیشگوئی مصلح موعود کا پورا ہونا دلائل اور واقعات کی رو سے روز روشن کی طرح ثابت فرمایا۔ اس تقریر کا آخری حصہ جو خود غلبۂ اسلام سے متعلق بعض اہم پیشگوئیوں پر مشتمل ہے ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے (ادارہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رحم سے وہ پیشگوئی جس کے پورا ہونے کا ایک لمبے عرصہ سے انتظار کیا جا رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق اپنے الہام اور اعلام کے ذریعہ مجھے بتا دیا ہے کہ وہ پیشگوئی میرے وجود میں پوری ہو چکی ہے اور اب دشمنانِ اسلام پر خدا تعالیٰ نے کامل حجت کر دی ہے اور ان پر یہ امر واضح کر دیا ہے کہ اسلام خدا تعالیٰ کا سچا مذہب، محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے سچے رسول اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کے سچے فرستادہ ہیں۔ جھوٹے ہیں وہ لوگ جو اسلام کو جھوٹا کہتے ہیں، کاذب ہیں وہ لوگ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کاذب کہتے ہیں۔ خدا نے اس عظیم الشان پیشگوئی کے ذریعہ اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت لوگوں کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ بھلا کس شخص کی طاقت تھی کہ وہ ۱۸۸۶ء میں آج سے پورے اٹھاون سال قبل اپنی طرف سے یہ خبر دے سکتا کہ اس کے ہاں نو سال کے عرصہ میں ایک لڑکا پیدا ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا اور دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ وہ اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا میں پھیلائے گا۔ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ وہ جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا اور خدا تعالیٰ کی قدرت اور اس کی قربت اور اس کی رحمت کا وہ ایک زندہ نشان ہوگا۔ یہ خبر دنیا کا کوئی انسان اپنے پاس سے نہیں دے سکتا تھا۔ خدا نے یہ خبر دی اور پھر اسی خدا نے اس خبر کو پورا کیا۔ اس انسان کے ذریعہ جس کے متعلق ڈاکٹر یہ امید نہیں رکھتے تھے کہ وہ زندہ رہے گا یا لمبی عمر پائے گا۔ میری صحت بچپن میں ایسی خراب تھی کہ ایک موقعہ پر ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے میرے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہہ دیا تھا کہ اسے سل ہو گئی ہے کسی پہاڑی مقام پر اسے بھجوا دیا جائے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے شملہ بھجوا دیا مگر وہاں جا کر میں اداس ہو گیا اور اس وجہ سے جلدی ہی واپس آ گیا۔ غرض ایسا انسان جس کی صحت کبھی ایک دن بھی اچھی نہیں ہوئی اس انسان کو خدا

نے زندہ رکھا اور اس لئے زندہ رکھا کہ اس کے ذریعہ اپنی پیشگوئیوں کو پورا کرے اور اسلام اور احمدیت کی صداقت کا ثبوت لوگوں کے سامنے مہیا کرے۔ پھر مَیں وہ شخص تھا جسے علوم ظاہری میں سے کوئی علم حاصل نہیں تھا مگر خدا نے اپنے فضل سے فرشتوں کو میری تعلیم کے لئے بھجوایا اور مجھے قرآن کے ان مطالب سے آگاہ فرمایا جو کسی انسان کے واہمہ اور گمان میں بھی نہیں آسکتے تھے۔ وہ علم جو خدا نے مجھے عطا فرمایا اور وہ چشمۂ روحانی جو میرے سینہ میں پھوٹا وہ خیالی یا قیاسی نہیں ہے بلکہ ایسا قطعی اور یقینی ہے کہ میں ساری دنیا کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر اس دنیا کے پردہ پر کوئی شخص ایسا ہے جو یہ دعوٰے کرتا ہو کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے اسے قرآن سکھایا گیا ہے تو مَیں ہر وقت اس سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن مَیں جانتا ہوں کہ آج دنیا کے پردہ پر سوائے میرے اور کوئی شخص نہیں جسے خدا کی طرف سے قرآن کریم کا علم عطا فرمایا گیا ہو۔ خدا نے مجھے علم قرآن بخشا ہے اور اس زمانہ میں اس نے قرآن سکھانے کے لئے مجھے دنیا کا استاد مقرر کیا ہے۔ خدا نے مجھے اس غرض کے لئے کھڑا کیا ہے کہ مَیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں اور اسلام کے مقابلہ میں دنیا کے تمام باطل ادیان کو ہمیشہ کی شکست دے دوں۔

دنیا زور لگا لے اور اپنی تمام طاقتوں اور جمعیتوں کو اکٹھا کرلے، عیسائی بادشاہ بھی اور ان کی حکومتیں بھی مل جائیں، یورپ بھی اور امریکہ بھی اکٹھا ہو جائے، دنیا کی تمام بڑی بڑی مالدار اور طاقتور قومیں اکٹھی ہو جائیں اور وہ مجھے اس مقصد میں ناکام کرنے کے لئے متحد ہو جائیں پھر بھی مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ میں ناکام رہیں گی اور خدا میری دعاؤں اور تدابیر کے سامنے ان کے تمام منصوبوں اور مکروں اور فریبوں کو ملیا میٹ کر دے گا اور خدا میرے ذریعہ سے یا میرے شاگردوں اور اتباع کے ذریعہ سے اس پیشگوئی کی صداقت ثابت کرنے کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کے طفیل اور صدقے اسلام کی عزت کو قائم کرے گا اور اس وقت تک دنیا کو نہیں چھوڑے گا جب تک اسلام اپنی پوری شان کے ساتھ دنیا میں قائم نہ ہو جائے اور جب تک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پھر دنیا کا زندہ نبی تسلیم نہ کر لیا جائے۔

اے میرے دوستو! مَیں اپنے لئے کسی عزت کا خواہاں نہیں، نہ جب تک خدا تعالےٰ مجھ پر ظاہر کرے کسی مزید عمر کا امیدوار ہوں خدا تعالےٰ کے فضل کا میں امیدوار ہوں اور میں کامل یقین رکھتا ہوں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی عزت کے قیام میں اور دوبارہ اسلام کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے اور مسیحیت کے کچلنے میں میرے گزشتہ یا آئندہ کاموں کا انشاء اللہ بہت کچھ حصہ ہوگا اور وہ ایڑیاں جو شیطان کا سر کچلیں گی اور مسیحیت کا خاتمہ کریں گی ان میں سے ایک ایڑی میری بھی ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

میں اس سچائی کو نہایت کھلے طور پر ساری دنیا کے سامنے پیش کرتا ہوں یہ آواز وہ ہے جو زمین و آسمان

سے خدا کی آواز ہے۔ یہ مشیت وہ ہے جو زمین و آسمان کے خدا کی مشیت ہے۔ یہ سچائی نہیں ٹلے گی، نہیں ٹلے گی اور نہیں ٹلے گی۔ اسلام دنیا پر غالب آکر رہے گا۔ مسیحیت دنیا میں مغلوب ہو کر رہے گی۔ اب کوئی سہارا نہیں جو عیسائیت کو میرے حملوں سے بچا سکے۔ خدا میرے ہاتھ سے اس کو شکست دے گا اور یا تو میری زندگی میں ہی اس کو اس طرح کچل دے گا کہ وہ سر اٹھانے کی بھی تاب نہیں رکھے گی اور یا پھر میرے بوئے ہوئے بیج سے وہ درخت پیدا ہوگا جس کے سامنے عیسائیت ایک خشک جھاڑی کی طرح مرجھا کر رہ جائے گی اور دنیا میں چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا انتہائی بلندیوں پر اڑتا ہوا دکھائی دے گا۔

میں اس موقعہ پر جہاں آپ لوگوں کو یہ بشارت دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کو پورا کر دیا جو مصلح موعود کے ساتھ تعلق رکھتی تھی وہاں میں آپ لوگوں کو ان ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں جو آپ لوگوں پر عائد ہوتی ہیں۔ آپ لوگ میرے اس اعلان کے مصدق ہیں۔ آپ کا اولین فرض یہ ہے کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک اسلام اور احمدیت کی فتح اور کامیابی کے لئے بہانے کو تیار ہو جائیں۔ بے شک آپ لوگ خوش ہو سکتے ہیں کہ خدا نے اس پیشگوئی کو پورا کیا بلکہ میں کہتا ہوں کہ آپ کو یقیناً خوش ہونا چاہیئے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود لکھا ہے کہ تم خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ اس کے بعد اب روشنی آئے گی۔ پس میں تمہیں خوش ہونے سے نہیں روکتا میں تمہیں اچھلنے اور کودنے سے نہیں روکتا بے شک تم خوشیاں مناؤ اور خوشی سے اچھلو اور کودو۔ لیکن میں کہتا ہوں اس خوشی اور اچھل کود میں تم اپنی ذمہ داریوں کو فراموش مت کرو۔ جس طرح خدا نے مجھے رؤیا میں دکھایا تھا کہ میں تیزی کے ساتھ بھاگتا چلا جا رہا ہوں اور زمین میرے پاؤں کے نیچے سمٹتی جا رہی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے الہاماً میرے متعلق یہ خبر دی ہے کہ میں جلد جلد بڑھوں گا۔ پس میرے لئے یہی مقدر ہے کہ میں سرعت اور تیزی کے ساتھ اپنا قدم ترقیات کے میدان میں بڑھاتا چلا جاؤں مگر اس کے ساتھ ہی آپ لوگوں پر بھی فرض عائد ہوتا ہے کہ اپنے قدم کو تیز کریں اور اپنی سست روی کو ترک کر دیں۔ مبارک وہ جو میرے قدم کے ساتھ اپنے قدم کو ملاتا اور سرعت کے ساتھ ترقیات کے میدان میں دوڑتا چلا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ رحم کرے اس شخص پر جو سستی اور غفلت سے کام لے کر اپنے قدم کو تیز نہیں کرتا اور میدان میں آگے بڑھنے کی بجائے منافقوں کی طرح اپنے قدم کو پیچھے ہٹا لیتا ہے۔ اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو اگر تم اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر سمجھتے ہو تو قدم بقدم اور شانہ بشانہ میرے ساتھ بڑھتے چلو تاکہ ہم کفر کے قلب میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا گاڑ دیں اور باطل کو ہمیشہ کے لئے صفحۂ عالم سے نیست و نابود کر دیں اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں مگر خدا کی باتیں کبھی نہیں ٹل سکتیں۔"

(الموعود طبع اول صـ۲۰۸ تا صـ۲۱۶)

"الفارق"

پیشگوئی دربارہ المصلح الموعودؓ کے بعض عظیم الشان پہلو

(از محترم اخوند فیاض احمد صاحب لاہور)

مذکورہ بالا عنوان کے ماتحت پیشگوئی "مصلح موعودؓ" کے ضمن میں یہ عاجز مندرجہ ذیل الہامات و پیشگوئیوں کا ذکر کرتا ہے۔

(ا)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام "پسر موعودؓ" کے بارے میں اپنا الہام تحریر فرماتے ہیں:۔

"انا ارسلناہ شاھداً و مبشراً و نذیراً کصیب من السماء فیہ ظلمات و رعد و برق۔ کل شیء تحت قدمیہ

یعنی ہم نے اس بچہ کو شاہد اور مبشر اور نذیر ہونے کی حالت میں بھیجا ہے اور یہ اس بڑے مینہ کی مانند ہے جس میں طرح طرح کی تاریکیاں ہوں اور رعد اور برق بھی ہو۔ یہ سب چیزیں اس کے دونوں قدموں کے نیچے ہیں۔" (سبز اشتہار)

تشریحاً فرمایا:۔

"الہامی عبارت میں جیسا کہ ظلمت کے بعد رعد اور روشنی کا ذکر ہے۔ . . یعنی پہلے بشیر کی موت کی وجہ سے ابتلا کی ظلمت وارد ہوئی پھر اس کے بعد رعد اور روشنی ظاہر ہونے والی ہے اور جس طرح ظلمت ظہور میں آگئی۔ اسی طرح یقیناً جاننا چاہیئے کسی دن وہ رعد اور روشنی بھی ظہور میں آجائے گی جس کا وعدہ دیا گیا ہے۔ جب وہ روشنی آئے گی تو ظلمت کے خیالات کو بالکل سینوں اور دلوں سے مٹا دے گی۔ اور جو جو اعتراضات غافلوں اور مردہ دلوں کے منہ سے نکلے ہیں ان کو نابود اور ناپدید

کر دے گی۔ ... سوائے وے لوگو! جنہوں نے ظلمت کو دیکھ لیا حیرانی میں مت پڑو۔ بلکہ خوش ہو اور خوشی سے اُچھلو کہ اس کے بعد اب روشنی آئے گی۔" (سبز اشتہار)

یہ تو اس الہام میں "ظلمات" اور "رعد و برق" کی حقیقت المصلح الموعود رضؓ کی پیدائش سے پہلے اور وقت پیدائش سے متعلق بیان ہوئی۔ لیکن بعد میں یہی حقیقت نئے طور پر آپؓ کے منصبِ خلافت پر فائز ہونے کے وقت ظاہر ہوئی۔ کیونکہ جو اعتراضات خلافتِ احمدیہ کے بارہ میں کئے گئے اور جو منصوبے خلافت اور حضرت مصلح موعود رضؓ کی ذات کے خلاف ان نازک ایام میں بنائے گئے۔ وہ یقیناً جماعت احمدیہ کے لئے ایک بہت بڑے ابتلا کی ظلمت کا رنگ رکھتے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم کے ساتھ موعود "روشنی" نازل فرمائی اور مضطرب اور بے قرار مومنوں کو بے انداز خوشی اس ابتلا کے بعد عطا کی۔ اور منافقوں اور غافلوں اور مُردہ دلوں کے منہ سے نکلے ہوئے تمام کے تمام اعتراضات کو "نابود اور ناپدید" کر دکھایا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

قرآن مجید میں سورۃ البقرہ میں بھی جہاں منافقوں کا ذکر ہے وہاں بھی یہی الفاظ اللہ تعالیٰ نے استعمال فرمائے ہیں:-

اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّ رَعْدٌ وَّ بَرْقٌ (البقرہ ع ۲)

پس مصلح موعود رضؓ کے متعلق پیشگوئی میں یہ الفاظ بتاتے ہیں کہ مصلح موعود رضؓ کو خطرناک منافقین سے واسطہ پڑنا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جو سنت آج سے چودہ سو سال قبل منافقوں کے بارے میں جاری فرمائی تھی۔ اسی سنت کے مطابق مصلح موعود رضؓ کو ہی اپنے مقاصد میں کامیاب و کامران ہونا تھا اور قرآن مجید میں منافقوں کے مقابل جو پیشگوئی تھی۔

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (البقرہ ع ۲)

اسی کے مطابق مصلح موعود رضؓ کے بارہ میں بھی فرمایا کہ وہ آئے گا۔

"تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔"

(۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب "آئینہ کمالاتِ اسلام" میں ایک رؤیا تحریر فرماتے ہیں:-

"۷ دسمبر ۱۸۹۲ء کو ایک رؤیا دیکھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ بن گیا ہوں۔ ...

اور ایسی صورت واقعہ ہے کہ ایک گروہ خوارج کا میری خلافت کا مزاحم ہو رہا ہے۔ یعنی وہ گروہ میری خلافت کے امر کو روکنا چاہتا ہے اور اس میں فتنہ انداز ہے۔ تب میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس ہیں اور شفقت اور تودد سے مجھے فرماتے ہیں کہ

یا علیّ دعھم وانصارھم وزراعتھم

یعنی اے علی! ان سے اور ان کے مددگاروں اور ان کی کھیتی سے کنارہ کر اور ان کو چھوڑ دے اور ان سے منہ پھیر لے۔ اور میں نے پایا کہ اس فتنہ کے وقت صبر کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مجھ کو فرماتے ہیں اور اعراض کے لئے تاکید کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تو ہی حق پر ہے مگر ان لوگوں سے ترک خطاب بہتر ہے۔" (بحوالہ تذکرہ طبع دوم ص۲۱۰-۲۱۱)

اس رؤیا کے مطابق واقعات کا ظہور مصلح موعودؓ کے دورِ خلافت میں ہوا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس (رؤیا ناقل) کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپؑ کے بعد جو خلافت ہوگی۔ اس کا انکار ایک جماعت کرے گی اور فتنہ ڈالے گی۔" (برکاتِ خلافت" بحوالہ تذکرہ طبع دوم ص۲۱۱ حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور رؤیا ہے:۔

"میں نے خواب میں دیکھا کہ اول گویا محمود کے کپڑوں کو آگ لگ گئی ہے۔ میں نے بجھادی ہے۔۔۔ پھر ایک اور شخص کے آگ لگی ہے اور اس کو بھی میں نے بجھادیا ہے۔ پھر میرے کپڑوں کو آگ لگا دی ہے اور میں نے اپنے اوپر پانی ڈال لیا ہے اور آگ بجھ گئی ہے۔۔۔ گو آگیں سب بجھ گئی ہیں مگر کچھ سیاہ داغ سا بازو پر نمودار ہے اور جیسے کہ۔ وافوض امری الی اللہ"

(تذکرہ طبع دوم ص۲۷۰)

اس رؤیا کی تشریح حضرت مصلح موعودؓ نے مندرجہ ذیل فرمائی ہے:۔

"یہ پیشگوئی بتاتی تھی کہ ایک زمانہ میں میرے اوپر دشمن کی طرف سے اعتراضات ہونے والے تھے مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں میں نے اس آگ کو جو محمود کے کپڑوں کو لگی ہوئے بجھادیا ہے یعنی میری پیشگوئیوں اور میری دعاؤں کی وجہ سے خدا تعالےٰ دشمن کو ناکام کرے گا۔۔۔۔۔ یہاں بجھ گئی" کے الفاظ نہیں بلکہ یہ ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بجھادی ہے۔ اس سے اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ یہ آگ کسی تدبیر یا عقل کی وجہ سے نہیں بجھی بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں اور آپؑ کی پیشگوئیوں نے اس آگ کو بجھایا ہے پس یقیناً جو شخص آگ لگانے والا ہے وہ سلسلہ کا دشمن ہے۔۔۔۔۔ جب ان اعتراض کرنے والوں کو اپنے مقصد میں کامیابی نہ ہوئی اور وہ جماعت کو خلافت سے الگ نہ کر سکے تو انہوں نے کہا او ہو! بات ہماری سمجھ میں اب آئی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ لوگوں کو اس بات پر یقین ہے کہ یہ خلیفہ ہیں

اور چونکہ یہ خیال ان کے دلوں میں بیٹھ چکا ہے اس لئے وہ ان کے خلاف کوئی بات نہیں سن سکتے، پس آؤ ہم خلافت کا ہی انکار کردیں۔ چنانچہ پھر وہ خلافت کو اڑانے لگے جس کے معنی یہ تھے کہ اب ان کا حملہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ پر بھی جا پڑا ...... پس مجھ پر حملہ کرنے کے بعد ان کا دوسرا حملہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ پر ہوتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس رؤیا میں اس کا بھی ذکر ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں "پھر ایک اور شخص کے آگ لگی ہے اور اس کو بھی میں نے بجھا دیا ہے"۔ یہاں حضرت خلیفۂ اول رضؓ کا آپؑ نے نام نہیں لیا۔ چاہے جان کر نہیں لیا اور چاہے اللہ تعالےٰ نے آپؑ کو بتایا نہیں۔ بہرحال اس خواب سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ یہ آگ میرے وقت میں لگے گی اور اس کی ابتداء مجھ سے ہوگی اور جب یہ آگ بجھ جائے گی اور مجھے کوئی ضرر نہیں پہنچا سکے گی تو وہ کہیں گے اوہو! ہم جماعت کو اس لئے نہیں بگاڑ سکے کہ یہ خلافت کی وجہ سے متحد ہے، اگر ہم خلافت کا انکار کرادیں تو اس کا منتشر ہونا بالکل آسان بات ہے۔ پس وہ خلافت کے مٹانے کے درپے ہو جائیں اور اس طرح سے حضرت خلیفۂ اولؓ کی خلافت پر بھی حملہ کرتے ہیں اور اس طرح میرے کپڑوں کو آگ لگنے کے بعد آپؓ کے کپڑوں کو بھی آگ لگ جاتی ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں، میں نے اس آگ کو بھی بجھا دیا۔ یعنی آپؓ کی خلافت سے بھی وہ لوگوں کو منحرف نہیں کرسکیں گے۔ تب وہ ایک قدم اور آگے بڑھیں گے اور کہیں گے اصل میں محض خلیفہ ہونے کی وجہ سے لوگ ان کے ساتھ نہیں بلکہ اس وجہ سے ہیں کہ ان کے دلوں میں یہ خیال بیٹھ چکا ہے کہ یہ مصلح موعود ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان کے متعلق کئی پیشگوئیاں ہیں، پس آؤ ہم ان تمام پیشگوئیوں کا ہی انکار کردیں اور کہہ دیں کہ ان کا مصداق ابھی پیدا ہی نہیں ہوا ......

(پس) ان کا پہلا حملہ مجھ پر ہوگا۔ دوسرا حملہ حضرت خلیفۂ اولؓ پر ہوگا۔ جب وہ ان دونوں حملوں میں ناکام ہوں گے تو تیسرا حملہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کر دیں گے اور آپؑ کی پیشگوئیوں اور الہامات سے بھی منکر ہو جائیں گے ..... پس ان کا آخری حملہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہوگا ..... اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "کہ گو آگیں سب بجھ گئی ہیں مگر کچھ سیاہ داغ سا بازو پر نمودار ہے اور خیر ہے"۔ بازو پر داغ رہنے کے معنی یہی تھے کہ حملہ جماعت کے منافقین کی طرف سے ہوگا غیروں کی طرف سے نہیں ہوگا ..... افوض امری الی اللہ کے الفاظ میں یہ بھی بتادیا کہ جس وقت یہ اعتراض ہوں گے اس وقت میں دنیا میں نہیں ہوں گا لیکن چونکہ میرا خدا زندہ خدا ہے اس لئے میں اپنا معاملہ اسی کے سپرد کرتا ہوں۔" (الفضل ۸/۳۸ ۳۱ ۔ بحوالہ تذکرہ طبع دوم ۲۷۰۔۲۷۱ حاشیہ)

(۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں :۔

" میں دیکھتا ہوں کہ ابھی تک ظاہری بیعت کرنے والے بہت ایسے ہیں کہ نیک ظنی کا مادہ بھی ہنوز ان میں کامل نہیں ۔ ۔ ۔ پس میں کیونکر کہوں کہ وہ حقیقی طور پر بیعت میں داخل ہیں۔ مجھے وقتاً فوقتاً ایسے آدمیوں کا علم بھی دیا جاتا ہے مگر اذن نہیں دیا جاتا کہ ان کو مطلع کروں۔ کئی چھوٹے ہیں جو بڑے کئے جائیں گے اور کئی بڑے ہیں جو چھوٹے کئے جائیں گے پس مقام خوف ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صلا بحوالہ تذکرہ طبع دوم ص۵۳۵)

یہ الفاظ حضورؑ نے اپنی وفات سے چند سال قبل یعنی ۱۹۰۵ء میں اپنی جماعت کو آئندہ فتنوں سے خبردار کرنے کے لئے تحریر فرمائے تھے۔ چونکہ حضورؑ کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے جلد وفات کی خبر مل چکی تھی۔ چنانچہ اوپر کی تحریر سے پہلے حضور فرماتے ہیں :۔

"خدا نے مجھ پر ظاہر فرمایا ہے کہ آخری حصہ زندگی کا یہی ہے جو اب گزر رہا ہے ۔"

(تذکرہ طبع دوم صفحہ ۴۳۵)

نیز حضورؑ نے اپنی وفات کے قریب ایک کتاب " الوصیت " شائع فرمائی جس میں اپنی جلد وفات کی خبر دے کر جماعت احمدیہ کو اپنے بعد ایک دائمی سلسلۂ خلافت کی بشارت عطا کی۔ "الوصیت" میں حضورؑ نے اللہ تعالےٰ کی قدیم سنت کا حوالہ دیتے ہوئے روحانی سلسلوں میں نبی کے زمانہ کو خدا تعالےٰ کی "پہلی قدرت" اور نبی کے بعد سلسلۂ خلافت کو خدا تعالےٰ کی "دوسری قدرت" کا نام دیا ہے۔ چنانچہ حضورؑ اپنی جماعت کو اپنی وفات کے بعد " دوسری قدرت " کے ظہور کی خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

" سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالےٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالےٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ

تمہیں دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا...... میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اَور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔"

ساتھ ہی حاشیہ میں حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔ سو ان دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے۔ یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابلِ اعتراض ٹھہرے۔ جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔" (الوصیت)

چونکہ حضورؑ نے اپنی وفات کے بعد ایک دائمی سلسلۂ خلافت کی خبر دی ہے جو قیامت تک جاری رہے گی۔ اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ الفاظ

"میرے بعد بعض اَور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔"

خاص طور پر حضورؑ نے اپنی ذریت میں سے اس عظیم الشان وجود کی خبر دینے کے لئے استعمال کئے ہیں، جس کے متعلق حاشیہ میں پیشگوئی فرمائی۔

بہرحال حضورؑ کی "الوصیت" والی پیشگوئی سے مندرجہ ذیل امور واضح ہوتے ہیں:۔

ا۔ حضورؑ کی وفات کے بعد ایک دائمی سلسلۂ خلافت جاری ہوگا۔

ب۔ جماعت احمدیہ کو ہمیشہ اس سلسلۂ خلافت سے پوری وابستگی اختیار کرنی ہوگی۔

ج۔ حضورؑ کی وفات کے بعد خلافتِ احمدیہ کے مقابل خاص مخالفتوں اور فتنوں کا خطرہ تھا اور ان خاص فتنوں کے سدِّباب کے لئے "بعض... وجود" خدا کی طرف سے "دوسری قدرت" کے خاص مظہر بن کر ظاہر ہوں گے۔

د۔ ایسا ہی ایک خاص وجود، حضورؑ کی ذریت میں سے آنے والا تھا جس کے متعلق فرمایا۔

"اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا"

ہ۔ مخالفوں کی طرف سے اس وجود کو محض "معمولی انسان" یا بظاہر چھوٹا کر کے دکھانے کی کوشش کی جانی تھی لیکن درحقیقت یہ مخالفوں کا فریب اور "دھوکہ دینے والے خیالات" ہی ہوں گے۔

الغرض یہ تمام امور حضرت محمود المصلح الموعودؓ کی ذات با برکات میں پورے ہو چکے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(۴)

اکتوبر ۱۹۰۵ء میں جلد وفات کے بارہ میں بعض الہامات کے ساتھ حضورؑ کو مندرجہ ذیل الہامات ہوئے۔

○ انی مھین من اراد اھانتک (ترجمہ۔ میں اس شخص کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا)

○ رسید مژدہ کہ آں یارِ دل پسند آمد

○ رسید مژدہ کہ دیوار از میاں برخاست

(ترجمہ۔ خوشخبری ملی کہ وہ محبوب آگیا۔ خوشخبری ملی کہ پردہ درمیان سے اٹھ گیا)

○ انی مع الرسول اقوم و الوم من یلوم و اعطیک ما یدوم (ترجمہ۔ میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور جو ملامت کرے گا میں اسے ملامت کروں گا اور تجھے وہ کچھ عطا کروں گا جو ہمیشہ رہنے والا ہے)

ان تینوں الہاموں میں حضورؑ کی وفات کے بعد مخالفوں کی کوششوں لیکن ان کی ناکامی و نامرادی، حضورؑ کے بعد دائمی سلسلۂ خلافت کے قیام اور ظہور مصلح موعودؓ کے متعلق خوشخبری پائی جاتی ہے

حضورؑ نے "الوصیت" میں تحریر فرمایا ہے:۔

"تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے ...... وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔"

پس اوپر کے فارسی الہام میں "دیوار از میاں برخاست" کے الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کی خبر ہے اور "یارِ دل پسند" سے مراد مصلح موعودؓ ہے۔ اور چونکہ مصلح موعودؓ بموجب الہامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا "حسن و احسان میں نظیر" تھا اس لئے اس کا دنیا میں آنا گویا مسیح موعود علیہ السلام کا ہی آنا ہوا اور اسی طرف اشارہ ان الہامات میں ہے جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوبارہ زندگی کی پیشگوئی ہے۔

اور پہلے جو الہام انی مھین الخ ہے اس سے ثابت ہے کہ مصلح موعودؓ کے ظہور سے پہلے مخالف ایسی کوششیں کریں گے جن سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلہ کی (نعوذ باللہ) اہانت کا خطرہ ہوگا۔ لیکن اللہ تعالیٰ تمام مخالفوں کو ان کے ارادوں میں ناکام و نامراد فرمائے گا۔ چنانچہ یہی خبر حضورؑ کے اس رؤیا میں بھی دی گئی ہے جس میں پہلے محمود کے کپڑوں کو آگ لگتی دکھائی گئی اور آخر میں وہ آگ حضورؑ کے کپڑوں کو بھی لگ گئی اور اس خواب

کی مفصل تعبیر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے الفاظ میں اوپر درج کی گئی ہے۔

(۵)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام (مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۲ء) اور اس کی تشریح حضور ہی کے الفاظ میں حسب ذیل ہے:۔

"آج میری زبان پر پھر یہ الہام جاری تھا:۔

انی احافظ کل من فی الدار۔ الا الذین علوا من استکبار

الا الذین علوا ہمیشہ ساتھ ہی ہوتا ہے۔ خدا معلوم اس کے کیا معنی ہیں۔ اس لئے بھی کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ متنبہ رہیں، تقویٰ پر قائم رہیں۔ ایک علو تو اس رنگ میں ہوتا ہے جیسے کہ اما بنعمۃ ربک فحدث اور ایک علو شیطان کا ہوتا ہے۔ جیسے ابیٰ و استکبر اور اس کے بارے میں ہے ام کنت من العالین۔ یہ اس سے سوال ہے کہ تیرا علو تکبر کے رنگ میں ہے یا واقعی ہے۔ خدا تعالےٰ کے بندوں کے واسطے بھی اعلےٰ کا لفظ آیا۔ اور ہمیشہ آتا ہے جیسے انک انت الاعلیٰ مگر یہ تو انکسار سے ہوتا ہے اور وہ تکبر سے ملا ہوا ہوتا ہے۔" (تذکرہ طبع دوم صفحہ ۴۴۸۔۴۴۹)

اس الہام کے بعد حضور کو دوسرا الہام ہوا:۔

"انی احافظ کل من فی الدار ولنجعلہ اٰیۃ للناس ورحمۃ منا وکان امراً مقضیاً۔ عندی معالجات (ترجمہ میں ہر ایک کی جو الدار میں ہے حفاظت کروں گا اور اسے لوگوں کے لئے آیت بنادوں گا اور یہ ہماری طرف سے رحمت ہوگی اور یہ بات اٹل ہے میرے پاس کئی علاج ہیں)"

اس دوسرے الہام کے ساتھ ہی حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے بھی ایک خواب دیکھا۔ حضور اس خواب کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"میں نے اس الہام کو معمول کے موافق کتاب میں لکھ لیا۔ پھر گھر میں دریافت کیا کہ آج تم نے کوئی خواب دیکھا ہے تو انہوں نے کہا کہ میں نے ابھی ایک خواب دیکھا ہے کہ ایک صندوق بذریعہ بلٹی آیا ہے جس کو شیخ رحمت اللہ نے بھیجا ہے اور وہ دوائیوں کا صندوق ہے۔ حکیم فضل الدین کی بیوی ۔۔۔۔ پاس کھڑی ہیں جب اس کو کھولا گیا تو وہ لبالب دوائیوں سے بھرا ہوا تھا، ڈبیاں ہیں، شیشیاں ہیں، غرض پورے طور پر بھرا ہوا ہے مگر گھاس پھوس کی جگہ بھی دوائیاں ہیں۔"

فرمایا:۔

"خدا کی قدرت ہے کہ کیسا عجیب توارد ہے۔ ادھر الہام میں رحمۃ منا ہے۔ ادھر رؤیا میں دکھایا گیا

کہ رحمت اللہ نے بھیجا ہے۔ اور پھر حکیم فضل دین۔ مریم کا پاس ہونا۔ چراغ کا لانا۔ یہ سب مبشرات ہیں لنجعلہ اٰیۃ للناس سے مراد یہ ہے کہ وعدۂ حفاظت جو ہے اس حفظ کو لوگوں کے لئے نشان ٹھہراؤں گا۔" (تذکرہ طبع دوم ص۴۵۰-۴۴۹)

یہ الہامات و رؤیا ایک پہلو سے جماعت احمدیہ، اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مصلح موعودؓ پر چسپاں ہوتے ہیں۔ یعنی ان حالات کی روشنی میں جو خلافت احمدیہ کے قیام و استحکام کے دوران پیش آتے رہے۔ الہام میں "کل من فی الدار" (جس کے اوّلین مصداق اہل بیت ہیں) کی ہر قسم کے ابتلاؤں اور مشکلات میں حفاظتِ خاص کا وعدہ ہے کل من فی الدار سے مراد حضور کی جماعت کے مخلصین بھی ہیں۔ لیکن پہلے الہام میں الا الذین علوا من استکبار کے الفاظ میں بعض سرکش، متکبر اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے والوں کے لئے انذار ہے۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کے متعلق اپنی وفات کے قرب کے زمانہ میں حضورؑ نے تحریر فرمایا تھا۔

"کئی بڑے ہیں جو چھوٹے کئے جائیں گے۔"

احمدیت کی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر دور میں جماعت احمدیہ، اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے لئے خاص نمونہ اور نشان سمجھتی چلی آئی ہے کیونکہ وعدۂ الٰہی انی احافظ کل من فی الدار کے وہ اوّلین مصداق ہیں۔ اس خاص جماعتی روایت کا بہت بڑا ثبوت جناب خواجہ کمال الدین صاحب کا وہ اعلان ہے جو انہوں نے بحیثیت معتمد صدر انجمن احمدیہ قادیان، سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کے خلیفۃ المسیح الاوّل مقرر ہونے پر شائع کیا تھا اس اعلان کے الفاظ یہ ہیں:۔

"حضورؑ کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے، آپؑ کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان و اقربا حضرت مسیح موعود و باجازت حضرت ام المومنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی اور جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی، والا مناقب حضرت حاجی الحرمین شریفین جناب حکیم نور الدین سلمہ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی..... یہ خط بطور اطلاع کل سلسلہ کے ممبران کو لکھا جاتا ہے کہ وہ خط کے پڑھنے کے بعد فی الفور حضرت حکیم الامت خلیفۃ المسیح والمہدی کی خدمت بابرکت میں بذاتِ خود یا بذریعہ تحریر حاضر ہوکر بیعت کریں"

(ضمیمہ الحکم مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء)

پس خلافتِ اولیٰ کے قیام پر تمام جماعت احمدیہ کا عمل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصایا مندرجہ رسالہ "الوصیت" کے مطابق تھا مگر اس کے بعد الٰہی نوشتے پورے ہوئے اور خلافتِ ثانیہ یعنی "المصلح الموعودؓ" کے ظہور کے وقت ایک عظیم فتنہ بھی ظاہر ہوگیا اور جناب مولوی محمد علی صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب اور ان کے بعض ساتھی جو ان

وقت جماعت احمدیہ کے سربرآوردہ اراکین سمجھے جاتے تھے، خلافتِ احمدیہ کے مخالف بن گئے اور ان کے اس رویہ کے نتیجہ میں جماعت ایک شدید ابتلاء میں مبتلا ہوگئی لیکن ہمارے قادر و توانا خدا کے پاس مخالفوں کی تمام سازشوں، حیلوں اور مکروں کا علاج موجود تھا۔ اس کا عظیم الشان وعدہ انی احافظ کل من فی الدار۔ خلافتِ مصلح موعودؓ پر تمام مخلصین کے اجماع کی صورت میں پورا ہوا اور تمام افرادِ خاندان مسیح موعود مع مسیح موعودؑ کے تمام حقیقی روحانی فرزندوں کے حضرت مصلح الموعودؓ کے ہاتھ پر جمع ہوگئے اور اس دن کے بعد کا ہر دن، ہر شام اور ہر صبح آج تک اس چیلنج کی یاد کو تازہ کرتی چلی آرہی ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ کرتی چلی جائے گی جو حضرت مصلح موعودؓ نے منصبِ خلافت سنبھالتے ہی ہر ایک اپنے کو "بڑا" سمجھنے والے متکبر کو ان الفاظ میں دیا تھا۔

"کون ہے جو خدا کے کاموں کو روک سکے"

یہ چیلنج، یہ الفاظ یقیناً ترجمہ ہیں الہام وکان امراً مقضیاً کا۔ اور اس الہام کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ ولنجعلہ اٰیۃ للناس ورحمۃ منّا

پس مخالف اور حاسد ناکام و نامراد ہوئے "بڑے" "چھوٹے" کئے گئے اور ایک بظاہر "چھوٹا" جس کو دشمن "بچہ" کہتے تھے خدا کے اپنے ہاتھوں سے "بڑا" کیا گیا اور وہ "رحمت کا نشان" اپنے باون سالہ زریں دورِ خلافت میں ہمیشہ

"اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف"

کرتا رہا اور اس کے ذریعہ خدا کی باتیں پوری ہوتی رہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک وتبارک اللہ ذو الجلال والاکرام

(٦)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ١٨؍فروری ١٩٠٧ء کو یہ الہام نازل ہوا۔

(١) کل الفتح بعدہ (٢) مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء

اس الہام اور اس کے بعد دوسرے الہامات کے متعلق حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"١٨؍فروری کا الہام مظہر الحق والعلاء وہ الہام ہے جو اس سے پہلے پسر موعود کے متعلق ہو چکا تھا۔ جب میں نے یہ الہام پڑھا تو میرے ذہن میں آیا کہ یہ پیشگوئی دوبارہ بیان کی گئی ہے اور عجیب بات یہ نظر آئی کہ پہلی پیشگوئی بھی فروری میں کی گئی تھی اور یہ الہام بھی فروری کا ہے پس معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا۔ یعنی آپ کی وفات سے قریباً سوا سال قبل اللہ تعالیٰ نے پھر اس پیشگوئی کو دہرا دیا تا ایک لمبا عرصہ گزر جانے سے لوگ یہ نہ سمجھیں کہ یہ منسوخ ہوگئی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ کل الفتح بعدہ کہ اس نشان کے

بعد اس فتوحات ہوں گی۔ پھر آگے اسی سلسلہ میں یہ الہام ہے کہ انی مع الرسول اقوم والوم من یلوم۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ جب اس پیشگوئی کا ظہور ہوگا تو چاروں طرف سے دشمن حملہ کرے گا۔ چنانچہ اس طرف جب پر اس پیشگوئی کا انکشاف ہوا اور ادھر پیغامیوں نے مخالفت کی آگ پورے زور کے ساتھ بھڑکا دی اور طرح طرح کے اتہامات، جھوٹ اور کذب بیانیوں سے کام لینا شروع کر دیا مگر ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتا دیا تھا کہ "پسپا شدہ ہجوم" اس کا مفہوم وہی ہے جو قرآن کریم کی آیت سیھزم الجمع و یولون الدبر کا ہے۔ یعنی سب دشمن جمع ہو کر حملہ کریں گے مگر اللہ تعالیٰ ان کو ذلیل و رسوا کرے گا اور وہ شکست کھا جائیں گے۔ یہ الہام اس دوسرے الہام سے جو پسر موعود کے متعلق ہے بہت ملتا ہے کہ جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقاً۔ یعنی جب پسر موعود ظاہر ہوگا تو حق آ جائے گا اور باطل بھاگ جائے گا۔ باطل تو بھاگنے کی اہلیت رکھتا ہے۔" (الفضل یکم اگست ۱۹۴۴ء بحوالہ تذکرہ طبع دوم ص۶۹۲)

حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات کے بعد ان الہامات کے بارے میں مزید کسی تشریح کی ضرورت باقی نہیں رہتی

(۷)

اب یہ عاجز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ ذیل رؤیا و الہامات کا ذکر کرتا ہے:۔

فرمایا:۔ "مولوی حکیم نورالدین صاحب نے نماز جہری میں سورۂ فاتحہ پڑھ کر القارعۃ ما القارعۃ و ما ادراك ما القارعۃ پڑھا" (البدر یکم دسمبر ۱۹۰۴ء تذکرہ طبع دوم ص۵۲۳)

(ترجمہ:۔ وہ عظیم الشان امر فارق آ رہا ہے اور تم کیا سمجھتے ہو کہ وہ امرِ فارق کس شان کا ہوگا)

القارعۃ کے متعلق حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"اُس وقت مجھے یہی معلوم ہوا کہ یہ قرآن شریف میں سے ہی ہے۔"

اس رؤیا کے بعد یہ الہامات ہوئے:

"رسید مژدہ کہ ایامِ نو بہار آمد"

"بہت سے حادثات اور عجیب کاموں کے بعد تیسرا حادثہ ہوگا۔"

حضورؑ نے "الوصیت" میں بھی اپنی وفات کی خبر دیتے ہوئے یہ الہام درج فرمایا ہے۔

"تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا۔"

پس اور یکم دسمبر ۱۹۰۴ء کے اخبار "البدر" میں سے جو حضور کے الہامات درج کئے گئے ہیں۔ ان میں بھی حضورؑ کی وفات اور بعد کے واقعات کی طرف اشارہ ہے۔

یہ عاجز عرض کرتا ہے کہ الفارق سے مراد المصلح الموعودؓ ہے کیونکہ مصلح موعودؓ کے ذریعہ مومنوں اور منافقوں میں فرق ظاہر کر دیا گیا جیسا کہ پیشگوئی مصلح موعود کے مقاصد والی الہامی عبارت میں بھی اللہ تعالیٰ نے پہلے سے اعلان فرما دیا تھا "اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے"

عاجز کے استدلال کی تائید اس الہام سے ہوتی ہے کہ "رسید مژدہ کہ ایام نو بہار آمد" کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بعد سلسلۂ خلافت کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا:

"تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔"

اور مصلح موعودؓ کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا:

"سو اے دوستو! ...... خوش ہو اور خوشی سے اچھلو"

رؤیا میں حضورؑ کا حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کو سورۂ فاتحہ کے بعد "الفارق الخ" پڑھتے دیکھنا اس امر کی تعیین کر دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پہلے حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ کو خلافت و امامت کا منصب عطا کرے گا۔ اور آپ کے بعد "الفارق" یعنی المصلح الموعودؓ کو خلافت و امامت کے منصب پر فائز کرے گا

الوصیت میں حاشیہ والی عبارت سے بھی ظاہر ہے کہ حضورؑ کی وفات کے کچھ عرصہ بعد فرزند موعود کا ظہور مقدر تھا کیونکہ فرمایا:

"سو ان دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے۔"

پس خوب واضح ہو گیا کہ الفارق یعنی المصلح الموعودؓ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے معاً بعد ظاہر نہیں ہونا تھا بلکہ پہلے حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفۃ المسیح الاولؓ کے منصب پر آنا تھا اور آپ کے بعد مصلح موعودؓ کو خلیفۃ المسیح الثانی کی حیثیت میں ظاہر ہونا تھا۔

رؤیا میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نماز جہری میں پہلے سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کرتے ہیں۔ اس عاجز کے نزدیک یہ نہایت لطیف اور عظیم الشان توارد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سورۃ الفاتحہ کے متعلق فرماتے ہیں: ۔

یہ میرے رب سے میرے لئے اک گواہ ہے
یہ میرے صدقِ دعوے پہ مُہرِ الٰہ ہے
میرے مسیح ہونے پہ یہ اک دلیل ہے
میرے لئے یہ شاہدِ ربِّ جلیل ہے

اور مصلح موعودؓ کے بارہ میں بھی حضورؑ کا الہام ہے :-

"انا ارسلناک شاھداً الخ"

نیز : " اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں"۔

صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں :-

"ایک دفعہ مسجد مبارک میں حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف رکھتے تھے۔ سبع مثانی کی تحقیق کا ذکر ہوا۔ کسی نے الحمد کا نام بتلایا اور کسی نے دوسری آیتوں کا اور کسی نے کہا کہ الحمد مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔ اس لئے دونوں مقام پر نازل ہونے کے باعث اس کا نام سبع مثانی ہوا۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ممکن ہے کہ ایسا ہو۔ لیکن ہمارے نزدیک اس سورۃ کا ایک بار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونا اور دوسری بار مہدی و مسیح موعودؑ پر نازل ہونا ہے۔ جس کے سبب اس کا نام سبع مثانی ہوا۔"

(تذکرہ طبع دوم صفحہ ۷۹۶ - ۷۹۷)

یہ عاجز عرض کرتا ہے کہ سورۃ الفاتحہ جو اُمّ الکتاب ہے یقیناً اللہ تعالےٰ کے دین کی عظمت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قدر و مرتبہ کا اظہار کرتی ہے۔ پس اس کا نزول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اور دوبارہ مسیح و مہدی زمان علیہ السلام پر آنحضرتؐ کی دونوں بعثتوں کے دور میں عظیم الشان الٰہی تقدیروں کے اظہار کے نشان کے طور پر ہوا۔

"الفاتحہ" اور الفارق کے معنوں میں لطیف مناسبت ہے۔ الفاتحہ بمعنی کھولنے والی اور "الفارق" بمعنی فرق ظاہر کرنے والا"۔

اس عاجز کے نزدیک اگر غور سے دیکھا جائے تو پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مقاصد والی الہامی عبارت جو مصلح موعودؓ کے ذاتی اوصاف و علامات پر مشتمل الہامات سے پہلے نازل ہوئی۔ سورۂ فاتحہ کے مضامین سے نہایت لطیف معنوی مناسبت رکھتی ہے۔ یہ الہامی عبارت سات فقرات پر مشتمل ہے۔

(۱) " خدا نے یہ کہا۔

(۲) تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔

(۳) اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو

(۴) اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے

(۵) اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔

(۶) اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔

(۷) اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔"

ان فقرات میں پہلا فقرہ بعد کے چھ فقرات کے لئے بطور تمہید کے ہے اور اس عاجز کے نزدیک بعد کے چھ فقرات سورۃ الفاتحہ کی بسم اللہ کے بعد کی چھ آیات کا معنوی طور پر اعادہ ہیں۔ اب ذیل میں یہ عاجز اس امر کی کسی قدر تفصیل بیان کرتا ہے۔

ا۔ سورۃ الفاتحہ کی پہلی آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورۃ کے لئے بطور تمہید کے ہے۔ اس سے اگلی آیت الحمد للہ رب العالمین ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی صفتِ ربوبیت کا ذکر ہے۔ تمام چیزوں کی پیدائش نشوونما اور ارتقاء اللہ تعالیٰ کی اس صفت کے ماتحت ہیں جیسا کہ فرمایا:۔

سبح اسم ربك الاعلیٰ ۔ الذی خلق فسوّیٰ ۔ والذی قدر فھدیٰ (الاعلیٰ ع ۱)

نیز فرمایا:۔ ربنا الذی اعطی کل شئ خلقہ ثم ھدیٰ (طٰہٰ ع ۲)

غرض اللہ تعالیٰ رب کی حیثیت سے سب کو زندگی عطا کرتا ہے۔ اور رب العالمین ہونے کی وجہ سے وہ نہ صرف جسمانی عالم کا بلکہ روحانی عالم کا بھی رب ہے۔ یعنی روحانی زندگی بھی اسی سے حاصل ہوتی ہے۔ پس ہر نیا روحانی دور ایک نئے رنگ میں اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت کا مظہر ہوتا ہے۔ اسی لئے وقت کے امام کی شناخت اور اس پر ایمان لانے کا اقرار کرنے کے لئے قرآن مجید نے جو ایک دعا سکھائی ہے، اس میں بھی اللہ تعالیٰ کو رب کے نام سے پکارا گیا ہے یعنی

ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان الخ (آل عمران ع ۲۰)

پس اس حکمت کے ماتحت پیشگوئی مصلح موعودؓ کی محولہ بالا الہامی عبارت میں اللہ تعالیٰ کی صفتِ ربوبیت کے اظہار کی ان الفاظ میں بشارت دی گئی۔

"تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔"

(ب) سورۃ الفاتحہ میں اگلی آیت ہے۔

الرحمٰن الرحیم

قرآن مجید کا نزول ان ہی صفات الٰہیہ کے ماتحت ہوا فرمایا۔

حٰمٓ ۔ تنزیل من الرحمان الرحیم۔ کتابٌ فصّلت اٰیتہٗ قراٰناً عربیاً لقوم یعلمون (حٰمٓ سجدہ ع ۱)

نیز فرمایا۔ الرحمٰن ۔ علّم القراٰن (الرحمان ع ۱)

پس اللہ تعالیٰ کے کلام کا نزول اور دین کی عظمت کا اظہار ان دونوں الٰہی صفات کے ماتحت ہوتا ہے اور پیشگوئی مصلح موعود میں فرمایا

"اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔"

(ج) سورۃ الفاتحہ کی چوتھی آیت یہ ہے۔

مالک یوم الدین

اور قرآن مجید نے یوم الدین کے متعلق فرمایا:-

یوم لا تملک نفس لنفس شیئًا والامر یومئذ للہ (الانفطار ع ۱)

یعنی اس دن اللہ تعالیٰ کی حکومت پورے طور پر دنیا میں قائم ہو جائے گی اور حق و صداقت کے مقابل کفر کو مکمل شکست نصیب ہو جائیگی۔ یہی مضمون قرآن مجید میں دوسری جگہ ان الفاظ میں بیان ہوا ہے۔

قل جاء الحق وزھق الباطل ۔ ان الباطل کان زھوقاً (بنی اسرائیل ع ۹)

اور پیشگوئی مصلح موعودؓ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔"

(د) سورۃ الفاتحہ میں صفاتِ الٰہی پر ایمان لانے کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور یہ اقرار کرنا سکھایا گیا ہے۔

ایاک نعبد و ایاک نستعین

یعنی اللہ تعالیٰ ہی وہ ایک قادر ہستی ہے جو اس لائق ہے کہ اسکی عبادت کی جائے اور اس سے مدد چاہی جائے۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین کا اقرار اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک انسان دل سے اللہ تعالیٰ کو قادر مطلق تسلیم نہ کرلے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیت کریمہ کے بارہ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"چھٹی صداقت جو سورۃ فاتحہ میں مندرج ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ اے صاحبِ صفاتِ کاملہ اور مبدءِ فیوضِ اربعہ ہم تیری ہی پرستش کرتے ہیں اور پرستش وغیرہ ضرورتوں اور حاجتوں میں مدد بھی تجھ سے ہی چاہتے ہیں۔ یعنی خالصاً معبود ہمارا تو ہی ہے اور تیرے تک پہونچنے کے لئے کوئی اور دیوتا ہم اپنا ذریعہ قرار نہیں دیتے

نہ کسی انسان کو نہ کسی بُت کو نہ اپنی عقل اور علم کو کچھ حقیقت سمجھتے ہیں اور ہر بات میں تیری ذات قادرِ مطلق سے مدد چاہتے ہیں"۔　　　(براہین احمدیہ حصہ چہارم حاشیہ ۱۱)

حضورؑ ایک اور مقام پر اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

(ترجمہ از عربی) " اسی طرح ان (آیات) میں اس امر کا اقرار اور اعتراف کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے کہ ہم تو بہت کمزور ہیں تیری دی ہوئی توفیق کے بغیر تیری عبادت نہیں کرسکتے اور تیری مدد کے بغیر تیری راہوں کی تلاش نہیں کر سکتے ہم تیری مدد سے کام کرتے ہیں اور تیری مدد سے حرکت کرتے ہیں...... پھر ان آیات میں کبر اور غرور کو چھوڑنے کی نیز معاملات کے پیچیدہ ہونے اور مشکلات کے گھیر لینے پر محض اللہ تعالےٰ کی طرف سے ملنے والی) طاقت اور قوت پر بھروسہ کرنے کی اور منکسر المزاج لوگوں میں شامل ہونے کی (ترغیب ہے) گویا کہ (اللہ تعالےٰ) فرماتا ہے۔ اے میرے بندو! اپنے آپ کو مُردوں کی طرح سمجھو اور ہر وقت اللہ تعالےٰ سے قوت حاصل کرو۔ پس تم میں سے نہ کوئی جوان اپنی قوت پر اترائے اور نہ کوئی بوڑھا اپنی لاٹھی پر بھروسہ کرے اور نہ کوئی عقلمند اپنی عقل پر ناز کرے اور نہ کوئی فقیہہ اپنے علم کی صحت اور اپنی سمجھ اور اپنی دانائی کی عمدگی ہی پر اعتبار کرے اور نہ کوئی ملہم اپنے الہام یا اپنے کشف یا اپنی دعاؤں کے خلوص پر تکیہ کرے کیونکہ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، جس کو چاہے دھتکار دیتا ہے اور جس کو چاہے اپنے خاص بندوں میں داخل کر لیتا ہے"۔

(کرامات الصادقین)

پس یہ مضمون پیشگوئی مصلح موعودؓ میں بیان ہوا کہ

" اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں"۔

(۵) سورۃ الفاتحہ میں پھر یہ دعا سکھائی گئی ہے۔

اھدنا الصراط المستقیم

صراطِ مستقیم سے مُراد اللہ تعالےٰ کو پالینے کا راستہ ہے۔ اور انسان اللہ تعالےٰ کو اس کے خاص بندوں کے ذریعہ شناخت کرتا ہے۔ وہ بندے جنہیں پہلے خدا تعالےٰ اپنے تک پہنچنے کی راہوں کا خاص علم بخشتا ہے اور ان کو اپنا خوِ لقف عطا کرتا ہے، پھر ان کو ہدایت دینے پر مامور کرتا ہے اور ان کو ایسے نشانات عطا کرتا ہے جنہیں دیکھ کر لوگ ایمان لائیں کہ خدا ان کے ساتھ ہے اور ان کی اطاعت خدا ہی کی اطاعت ہے جیسا کہ فرمایا۔

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ　(النساء ع ۱۱)

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔

انّ الذین یبایعونک انما یبایعون اللّٰہ ید اللّٰہ فوق ایدیھم (الفتح ع ۱)

پس اللہ تعالیٰ انسانوں کی ہدایت کا سامان اپنے ماموروں کے ذریعہ فرماتا ہے اور ان ماموروں کے متعلق پھر خود شہادت کے سامان فرماتا ہے کہ وہ خدا کی طرف سے ہیں اور خدا کی نصرت و تائید ان کے ساتھ ہے تاکہ لوگ ان ماموروں پر ایمان لاکر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرلیں۔ اسی لئے پیشگوئی مصلح موعودؓ میں فرمایا۔

"اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں"

(س) سورۃ الفاتحہ کی آخری آیت یہ ہے۔

صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین

اس آیت میں اسلام کے مقابل ادیانِ باطلہ کا ذکر ہے کہ وہ دین تو اپنے متبعین کو مغضوب علیہم اور ضالین بناتے ہیں لیکن اسلام کی صداقت کا یہ نشان ہے کہ اس کے ذریعہ انسان انعمت علیہم کا مصداق بن جاتا ہے۔ یہی مضمون پیشگوئی مصلح موعودؓ میں اس الہامی فقرہ میں بیان ہوا ہے۔

"اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ ؐ کو انکار اور تکذیب کی راہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے"

پس اللہ تعالیٰ کی حکمت و مشیت نے سورۃ الفاتحہ اور پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مقاصد والی عبارت میں نہایت لطیف اور عجیب معنوی مطابقت رکھ دی ہے اور اس عاجز کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رؤیا میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کو پہلے سورۃ فاتحہ اور اس کے بعد "الفارق" پڑھتے دکھایا جانا آپ کے بعد المصلح الموعود کی خلافت کے ظہور کا اعلان تھا۔ کیونکہ الفاتحہ میں مصلح موعودؓ کے ظہور کے مقاصد اور "الفارق" کے نام میں آپ کی ذاتی صفات کی طرف اشارہ ہے اور اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں پیشگوئی مصلح موعودؓ اسی ترتیب سے درج ہے۔ یعنی پہلے مقاصد والی عبارت اور اس کے بعد پسر موعود کے ذاتی اوصاف و محاسن اور علامات ہیں فسبحان اللہ تعالیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ وآلہٖ وعلیٰ عبدہٖ المسیح الموعود۔

یہاں یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے بعض ملفوظات درج کئے جاویں جو آپ نے اپنی زندگی میں بعض لوگوں کے اندر خلافتِ احمدیہ کی مخالفت کے خیالات کو محسوس کرتے ہوئے ارشاد فرمائے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ خیالات ابھی چہ میگوئیوں اور محدود حلقوں میں بحث و مباحث کی حد تک تھے لیکن آپ کی فراست نے ان نتائج کو بھانپ لیا تھا اور آپؓ جماعت احمدیہ کو آنے والے خطرات سے آگاہ فرما دینا چاہتے تھے۔ ساتھ ہی ایسے ناپاک خیالات والے افراد کو تنبیہ فرما دینا چاہتے تھے آپؓ فرماتے ہیں:۔

"نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے۔ مَیں جب مرجاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو خدا چاہے گا اور خدا اُس کو آپ کھڑا کردے گا۔"

(بحوالہ الفضل سالنامہ مورخہ ۱۱ر جنوری ۱۹۱۶ء)

ایک اور موقعہ پر آپ نے فرمایا:۔

"تھوڑے دن صبر کرو۔ پھر جو پیچھے آئے گا اللہ تعالیٰ جیسا چاہے گا وہ تم سے معاملہ کریگا۔"

آپؓ کے ان الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الوصیت (حاشیہ) میں درج اُس ارشاد کی طرف اشارہ ہے کہ:۔ "سو ان دنوں کے منتظر رہو۔"

پھر فرمایا:۔ "اب سوال ہوتا ہے کہ خلافت کس کا حق ہے۔ ایک میرا نہایت ہی پیارا محمود ہے جو میرے آقا اور محسن کا بیٹا ہے۔۔۔۔"

یعنی آپؓ نے سب سے پہلے حضرت محمود المصلح الموعودؓ کا نام لیا۔

(۸)

مضمون کے آخر میں یہ عاجز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی دو تحریرات نقل کرتا ہے۔ پہلی تحریر آپؓ کے ایک رؤیا پر مشتمل ہے۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ کی وفات کے بعد آپؓ کی خلافت کی پیشگوئی ہے:

"قریباً تین چار سال کا عرصہ ہوا جو میں نے دیکھا کہ مَیں اور حافظ روشن علی صاحبؓ ایک جگہ بیٹھے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مجھے گورنمنٹ برطانیہ نے افواج کا کمانڈر انچیف مقرر فرمایا ہے اور مَیں سر اومورکرے سابق کمانڈر انچیف افواج ہند کے بعد مقرر ہوا ہوں اور ان کی طرف سے حافظ صاحبؓ مجھے عہدہ کا چارج دے رہے ہیں چارج لیتے لیتے ایک امر پر میں نے کہا کہ فلاں چیز میں تو نقص ہے۔ میں چارج کیونکر لے لوں۔ مَیں نے یہ بات کہی تھی کہ نیچے کی چھت پھٹی (ہم چھت پر تھے) اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اس میں سے برآمد ہوئے اور میں خیال کرتا ہوں کہ آپؓ سر اومورکرے کمانڈر انچیف افواج ہند ہیں آپؓ نے فرمایا اُس میں میرا کوئی قصور نہیں بلکہ لارڈ کچنر سے مجھے یہ چیز اسی طرح ملی تھی۔

اِس رؤیا پر مجھے ہمیشہ تعجب ہوا کرتا تھا کہ اس سے کیا مراد ہے اور میں اپنے دوستوں کو تا کر حیرت کا اظہار کیا کرتا تھا کہ اس خواب سے کیا مراد ہوسکتی ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کی قدرت ہے کہ واقعات کے ظہور پر معلوم ہوا کہ یہ رؤیا ایک نہایت ہی زبردست شہادت تھی اس بات پر کہ حضرت خلیفۃ المسیحؓ کی وفات کے بعد جو فیصلہ ہوا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے منشاء اور اُس کی

رضا کے ماتحت ہوا ہے۔ چنانچہ حضرت مولوی صاحبؓ کی وفات پر میری طبیعت اس طرف گئی کہ یہ رؤیا تو ایک عظیم الشان پیشگوئی تھی اور اس میں بتایا گیا تھا کہ مولوی صاحبؓ کے بعد خلافت کا کام میرے سپرد ہوگا اور یہی وجہ تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیحؓ مجھے بلباس سر او مور کرے کے دکھائے گئے۔ اور افواج کے کمانڈر سے مراد جماعت کی سرداری تھی۔ کیونکہ انبیاء کی جماعتیں بھی ایک فوج ہوتی ہیں جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ دین کو غلبہ دیتا ہے .....''

اس رؤیا کا جب غور سے مطالعہ کیا جائے تو یہ ایک ایسی زبردست شہادت معلوم ہوتی ہے کہ جس قدر غور کریں اسی قدر عظمتِ الٰہی کا اظہار ہوتا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ اس رؤیا میں حضرت مسیح موعودؑ کو لارڈ کچنر کے نام سے ظاہر کیا گیا ہے اور حضرت خلیفۂ اولؓ کو سر او مور کرے کے نام سے۔ اور جب ہم دونوں افسروں کے عہدہ کو دیکھتے ہیں تو جس سال حضرت مسیح موعودؑ نے وفات پائی تھی اسی سال لارڈ کچنر ہندوستان سے رخصت ہوئے تھے اور سر او مور کرے کمانڈر مقرر ہوئے مگر یہ بات تو پھر بھی تھی عجیب بات تو یہ ہے کہ جس سال اور جس مہینہ میں سر او مور کرے ہندوستان سے روانہ ہوئے ہیں اسی سال اور اسی مہینہ یعنی مارچ ۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح فوت ہوئے اور مجھے اللہ تعالیٰ نے اس کام پر مقرر فرمایا ..... یہ کون تھا جس نے مجھے بتا دیا کہ حضرت مولوی صاحبؓ مارچ میں فوت ہونگے ۱۹۱۴ء میں ہوں گے اور آپؓ کے بعد آپؓ کا جانشین میں ہوں گا۔ کیا خدا تعالیٰ کے سوا کوئی اور بھی ایسا کر سکتا ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔

اس رؤیا میں یہ جو دکھایا گیا کہ چارج میں ایک نقص ہے اور میں اس کے لینے سے انکار کرتا ہوں تو وہ ان چند آدمیوں کی طرف اشارہ تھا کہ جنہوں نے اس وقت فساد کھڑا کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس رؤیا کے ذریعہ سے حضرت مولوی صاحب پر سے یہ اعتراض دور کیا ہے جو بعض لوگ آپؓ پر کرتے ہیں کہ اگر حضرت مولوی صاحب اپنے زمانہ میں ان لوگوں کے اندرونہ سے لوگوں کو علی الاعلان آگاہ کر دیتے اور اشارات پر ہی بات نہ رکھتے یا جماعت سے خارج کر دیتے تو آج یہ فتنہ نہ ہوتا اور مولوی صاحبؓ کی طرف سے قبل از وقت یہ جواب دے دیا کہ یہ نقص میرے زمانہ کا نہیں بلکہ پہلے کا ہی ہے اور یہ لوگ مسیح موعودؑ کے زمانہ میں ہی بگڑ چکے تھے، ان کے بگڑنے میں میرے کسی سلوک کا دخل نہیں۔ مجھ سے پہلے ہی ایسے تھے۔'' (برکاتِ خلافت)

حضرت مصلح موعودؓ کی دوسری تحریر شدید مخالفتوں کے باوجود اسلام اور احمدیت کی ترقی کے بارے میں

عظیم الشان بشارات پر مشتمل ہے جو یہ ہے :-

" یہ احمدیت کا پودا کوئی معمولی پودا نہیں ۔ یہ اُسس (خدا تعالیٰ) نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے اور وہ خود اُس کی حفاظت کرے گا اور مخالف حالات کے با وجود کرے گا ۔ دشمن پہلے بھی ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہے مگر یہ پودا ان کی حسرت بھری نگاہوں کے سامنے بڑھتا رہا ۔ تاریکی کے فرزندوں نے پہلے بھی حق کو دبانے کی کوشش کی مگر حق ہمیشہ ہی ابھرتا رہا اور اب بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی طرح ہوگا ۔ یہ چراغ وہ نہیں جسے دشمن کی پھونکیں بجھا سکیں ۔ یہ درخت وہ نہیں جسے عداوت کی آندھیاں اکھاڑ سکیں ۔ مخالف ہوائیں چلیں گی ، طوفان آئیں گے ، مخالفت کا سمندر ٹھاٹھیں مارے گا اور لہریں اچھالے گا ، مگر یہ جہاز جس کا ناخدا خود خدا ہے پار لگ کر ہی رہے گا ۔" (الفضل ۲۱ مئی ۱۹۴۷ء)

اللّٰھم صلّ علیٰ سیدنا محمد و اٰل سیدنا محمد و بارک وسلم انک حمید مجید

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

"(وہ) علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا"

حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں :-

"جماعت کی امامت ایک ایسے شخص (مصلح موعود) کے سپرد ہوئی جو نہ دنیوی علوم رکھتا تھا اور نہ دینی ۔ مگر جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی میں خبر دی گئی تھی اللہ تعالیٰ کا اس کے متعلق یہ وعدہ تھا کہ وہ ظاہری اور باطنی علوم سے پُر کیا جائے گا اور خدا تعالیٰ اسے آسمان سے اپنے علوم سکھائے گا اور فرشتے وہ علوم اسے پڑھائیں گے جو دین کے لئے ضروری ہیں ... اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خود میری الٰہی تربیت کی کہ ہر علم میں مجھے ملکہ عطا کیا اور ہر قسم کے علوم سکھائے ۔ میں نے کئی دفعہ یہ دعوےٰ کیا ہے کہ کسی علم کا کوئی کتنا ہی ماہر کیوں نہ ہو وہ اپنے علم کے رُو سے قرآن کریم پر کوئی اعتراض کرے میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اسے مسکت جواب دونگا ... اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن کریم میں نے فرشتوں سے پڑھا ہے اور میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ آج اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے علم کے ماتحت دنیا کے پردہ پر قرآن کریم کے مسائل کو حل کرنے کے لئے مجھ سے بڑھ کر کوئی نہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ماتحت الہام اور وحی سے ایسے معانی قرآن کریم کے مجھے سمجھائے ہیں کہ اسلام اور قرآن کریم پر سے سب اعتراضات دور ہو جاتے ہیں ۔" (الفضل ۵/۲/۱۹)

خدائی پیشگوئیوں کی رُو سے مصلح موعود کی باون[۵۲] علامات

۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک عظیم الشان صفات والے اولوالعزم فرزند کے پیدا ہونے اور اس کے ذریعہ دنیا میں ایک عظیم روحانی انقلاب برپا ہونے کی بشارت دی گئی تھی ایک بہت تفصیلی پیشگوئی ہے۔ پیشگوئی کی اشاعت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے خبر پاکر وقتاً فوقتاً جو الہامی تصریحات شائع فرمائیں ان کو شامل کر کے اس پیشگوئی میں فرزند موعود یا بالفاظ دیگر مصلح موعود کی باون[۵۲] علامات بیان کی گئی تھیں ان میں سے ہر علامت اپنی جگہ ایک مستقل پیشگوئی کی حیثیت رکھتی تھی۔ اِس لحاظ سے ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی مہتم بالشان پیشگوئی جو عرفِ عام میں پیشگوئی مصلح موعود کے نام سے موسوم ہے باون پیشگوئیوں پر مشتمل تھی۔ یہ سب پیشگوئیاں ان کے اصل اور حقیقی مصداق سیدنا حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وجودِ باجود میں بڑی شان اور آب و تاب کے ساتھ پوری ہو کر اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو دنیا پر آشکار کرنے کا موجب ہوئیں۔

۱۹۴۴ء میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے انکشاف کے بعد سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے خدائی منشاء اور اِذن کے ماتحت اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔ اسی سال جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۲۸ دسمبر کو حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جو معرکہ آراء تقریر فرمائی اس میں حسب پیشگوئی مصلح موعود کی باون علامات پر روشنی ڈال کر اپنے وجود میں انکا پورا ہونا ثابت فرمایا۔ ذیل میں وہ باون علامات ہدیۂ قارئین کی جاتی ہیں۔ حضور رضی اللہ عنہ کی یہ معرکہ آراء تقریر "الموعود" کے نام سے کتابی شکل میں شائع شدہ موجود ہے۔ جسے الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ نے ۱۹۶۱ء میں شائع کیا تھا۔ ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کی نہایت ایمان افروز تفصیلات کتاب مذکور میں مطالعہ کی جاسکتی ہیں:۔

پہلی علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ قدرت کا نشان ہوگا۔

دوسری علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ رحمت کا نشان ہوگا۔

تیسری علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ قربت کا نشان ہوگا۔

چوتھی علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ فضل کا نشان ہوگا۔

پانچویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ احسان کا نشان ہوگا۔
چھٹی علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ صاحبِ شکوہ ہوگا۔
ساتویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ صاحبِ عظمت ہوگا۔
آٹھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ صاحبِ دولت ہوگا۔
نویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ مسیحی نفس ہوگا۔
دسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔
گیارھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ کلمۃ اللہ ہوگا۔
بارھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ خدا تعالےٰ کی رحمت اور غیوری نے اسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہوگا۔
تیرھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ سخت ذہین ہوگا۔
چودھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ سخت فہیم ہوگا۔
پندرھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ دل کا حلیم ہوگا۔
سولھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ علومِ ظاہری سے پُر کیا جائے گا۔
سترھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ علومِ باطنی سے پُر کیا جائے گا
اٹھارویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔
انیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ دوشنبہ کا اس کے ساتھ خاص تعلق ہوگا۔
بیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ فرزندِ دلبند ہوگا۔
اکیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ گرامی ارجمند ہوگا۔
بائیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ مظہر الاول ہوگا۔
تئیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ مظہر الآخر ہوگا۔
چوبیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ مظہر الحق ہوگا۔
پچیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ مظہر العلاء ہوگا۔
چھبیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ کانّ اللہ نزل من السّماء کا مصداق ہوگا۔
ستائیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کا نزول بہت مبارک ہوگا۔
اٹھائیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کا نزول جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔
انتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ نور ہوگا۔

تیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ خدا کی رضامندی کے عطر سے ممسوح ہوگا۔
اکتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ خدا اس میں اپنی روح ڈالے گا۔
بتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔
تینتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ جلد جلد بڑھے گا۔
چونتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔
پینتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا
چھتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ قومیں اس سے برکت پائیں گی۔
سینتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔
اڑتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ دیر سے آنے والا ہوگا۔
انتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ دُور سے آنے والا ہوگا۔
چالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ فخر رسل ہوگا۔
اکتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کی ظاہری برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔
بیالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کی باطنی برکتیں زمین پر پھیلیں گی۔
تینتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ یوسفؑ کی طرح اس کے بڑے بھائی اس کی مخالفت کریں گے۔
چوالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ بشیر الدولہ ہوگا
پینتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ شادی خاں ہوگا۔
چھیالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ عالم کباب ہوگا۔
سینتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نظیر ہوگا
اڑتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ کلمۃ العزیز ہوگا۔
انچاسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ کلمۃ اللہ خاں ہوگا۔
پچاسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ ناصر الدین ہوگا۔
اکیاونویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ فاتح الدین ہوگا۔
باونویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ بشیر ثانی ہوگا۔

ماہانہ رپورٹ کارگزاری

مرکز میں باقاعدگی کے ساتھ ماہانہ رپورٹ کارگزاری کا بھجوانا بہت ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر مرکز کو انصار اللہ کے بارے میں مجالس کی مساعی کا علم نہیں ہو سکتا۔ جن مجالس نے ابھی تک ماہ صلح / جنوری ۱۳۵۳ ہش / ۱۹۷۴ء کی رپورٹ کارگزاری مرکز میں نہیں بھجوائی۔ ان سے درخواست ہے کہ براہِ کرم فوری طور پر رپورٹ بھجوائیں۔ اور آئندہ ایسا انتظام کریں کہ ماہ بماہ رپورٹ مرکز میں پہنچتی رہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تحریک جدید کی مالی تحریکات میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں :-

"ہمارے زمانے کو خدا اور اس کے رسولوں نے آخری زمانہ قرار دیا ہے اس لئے ہماری قربانیاں بھی آخری (انتہائی) ہونی چاہئیں۔ ہمیں خدا تعالےٰ نے دنیا کی اصلاح کے لئے چنا ہے۔ اور ہم خدا تعالےٰ کی چنیدہ جماعت ہیں۔ ہمیں دنیا سے ممتاز اور علیحدہ رنگ میں رنگین ہونا چاہیئے۔"

ہمارے انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ اپنے پیارے آقا حضرت المصلح الموعودؓ کے مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں اسلام کی ترقی کے لئے بے مثال قربانیاں پیش کریں اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین فرماویں کہ تحریک جدید کی تمام مالی تحریکات میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ اللہ تعالےٰ ہمارے کاموں میں برکت ڈالے آمین۔ (قائد تحریک جدید)

(بقیہ صفحہ ۸)

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا زمانہ قرار دیا ہے لیکن آپ کے مصلح موعود کے دو صفاتی ناموں یعنی "ناصر الدین" اور "فاتح الدین" میں شریک ہونے کی وجہ سے بھی آپ کا زمانہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہی کا زمانہ ہے یہ اس امر کا ایک بیّن ثبوت ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود جو اپنی جملہ علامات کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وجودِ باجود میں بڑی شان اور آب و تاب سے پوری ہوئی اپنے انقلاب انگیز اثرات اور طیّب و شیریں ثمرات کے لحاظ سے ایک دائمی پیشگوئی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات والاصفات کے ذریعہ جو حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طرح ناصر الدین بھی ہیں اور فاتح الدین بھی۔ ہم آج بھی ان انقلاب انگیز اثرات اور طیّب و شیریں ثمرات سے بہرہ ور ہو رہے ہیں اور اسی طرح آئندہ نسلیں بھی ان سے بہرہ ور ہوتی چلی جائیں گی یہاں تک کہ اسلام پورے طور پر دنیا میں غالب آجائے گا جو ظہورِ مصلح موعود کی علّتِ غائی ہے۔

:رپورٹ سالانہ کارگذاری:

مجلس انصار اللہ مرکزیہ بابت سال ۱۳۵۰ھش / ۱۹۷۱ء

قیادتِ عمومی

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا احسان ہے کہ قیادت عمومی کی سالانہ رپورٹ پیش کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ یکم صلح / جنوری کو اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں اور نئے عزم کے ساتھ ہمارے نئے سال کا آغاز ہوا۔

سالانہ لائحہ عمل

نئی مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ کی تشکیل کے ساتھ ہی قائدین کرام کی خدمت میں ان کی اپنی اپنی قیادتوں کے نئے سال کے لائحہ عمل تجویز کر کے بھجوانے کی درخواست کی گئی۔ مجوزہ لائحہ عمل کو مجلس عاملہ میں پیش کر کے صدر محترم سے منظوری حاصل کی گئی۔ اس لائحہ عمل کی روشنی میں عہدیداران مجالس انصار اللہ کے لئے ضروری ہدایات مرتب کی گئیں اور ان کو صدر محترم کے پیغام کے ساتھ دو ہزار کی تعداد میں طبع کروا کے تمام مجالس کو بھجوایا گیا اور یہ درخواست کی گئی کہ مجالس ان ہدایات کو سامنے رکھ کر سارا سال کام کریں۔

انتخابات

تمام جماعتوں کے صدر / امراء صاحبان کی خدمت میں بذریعہ خطوط و اعلانات الفضل و ماہنامہ "انصار اللہ" مجالس انصار اللہ کے انتخابات کو جلد سے جلد مکمل کرنے کی درخواست کی گئی۔ الحمد للہ کہ امراء / صدر صاحبان نے ہمارے ساتھ تعاون فرماتے ہوئے اس کام کی تکمیل کی طرف توجہ فرمائی۔ چنانچہ انہی کے تعاون کا نتیجہ ہے کہ اس سال ۴۶۷ مجالس کے انتخابات موصول ہوئے جن کی منظوریاں صدر محترم سے حاصل کر کے بھجوائی گئیں۔ اس سلسلہ میں ہمیں مربیان، اصلاح و ارشاد و معلمین وقف جدید و انسپکٹران بیت المال کا تعاون حاصل رہا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

علاقائی و ضلعی اجتماعات

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ امسال پروگرام کی اس اہم شق کی طرف خاص توجہ ہوئی اور مندرجہ ذیل مقامات پر علاقائی اور ضلعی سطح پر انصار اللہ کے کامیاب تربیتی اجتماعات منعقد ہوئے:۔

(۱) لائل پور۔ (۲) انور آباد ضلع لاڑکانہ۔ (۳) پشاور۔ (۴) شیخوپورہ۔ (۵) مارٹن روڈ کراچی۔ (۶) لاہور۔ (۷) ناظم آباد کراچی۔ (۸) گھسیٹ پور۔ (۹) گوٹھ غلام محمد ضلع خیر پور۔ (۱۰) سرشمیر روڈ ضلع لائل پور۔ (۱۱) گوجرہ۔ (۱۲) کوئٹہ۔ (۱۳) حیدر آباد۔ (۱۴) سمندری۔ (۱۵) جہلم۔ (۱۶) چکوال۔ (۱۷) احمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر۔ (۱۸) گوجرانوالہ۔ (۱۹) رحمٰن آباد ضلع نوابشاہ۔

لاہور اور لائل پور نے اپنی سالانہ تقریبات بھی منعقد کیں۔

ان اجتماعات میں سے کچھ اجتماعات میں صدر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے بعض قائدین کرام کی معیت میں بنفس نفیس شرکت فرمائی

اور دوسرے اجتماعات میں مجلس عاملہ کے ممبران اور دیگر علمائے سلسلہ شرکت فرماتے رہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

عہدیداران کے اجلاسات

انصار اللہ کی کارکردگی کو معیار پر لانے اور مجالس میں بیداری پیدا کرنے کے لئے عہدیداران سے ملاقات کا پروگرام صدر محترم کی ہدایت کے مطابق سال کے شروع میں ہی تجویز ہوا تھا۔ تربیتی اجتماعات میں اس شق کی طرف توجہ دی جاتی رہی۔ حسب ذیل مقامات پر صرف عہدیداران کی میٹنگز بلائی گئیں۔

(۱) اضلاع راولپنڈی۔ جہلم اور کیمل پور کے زعماء کی میٹنگ راولپنڈی میں منعقد کی گئی۔ جس میں مختلف مجالس کے ۳۷ عہدیداروں نے شرکت کی۔ صدر محترم نے مولانا ابو العطاء صاحب، شیخ مبارک احمد صاحب اور چوہدری شبیر احمد صاحب کے ہمراہ اس میٹنگ میں شمولیت فرمائی اور عہدیداران کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔

(۲) ضلع گوجرانوالہ کے زعماء کی میٹنگ گوجرانوالہ میں منعقد ہوئی جس میں چھ مرکزی عہدیداران نے شمولیت کی۔

(۳) ضلع سیالکوٹ کے زعماء کا اجلاس جس میں مرکز کی طرف سے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے شمولیت فرمائی۔

ناظمین اعلیٰ

اِس وقت پاکستان میں حسب ذیل تفصیل کے مطابق علاقائی نظام قائم ہے:-

(۱) مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب۔ ناظم اعلیٰ صوبہ سندھ (۴) مکرم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب ناظم اعلیٰ۔ آزاد کشمیر
(۲) " میاں بشیر احمد صاحب۔ " " بلوچستان (۵) " مقبول احمد خاں صاحب " " مشرقی پاکستان
(۳) " چوہدری رکن الدین صاحب۔ " " سرحد

کارکردگی کے لحاظ سے۔ ناظم صاحب اعلیٰ سندھ اوّل، ناظم صاحب اعلیٰ سرحد دوم۔ اور ناظم صاحب اعلیٰ بلوچستان سوم رہے۔

ناظمین اضلاع

اِس وقت مغربی پاکستان کے ۴۲ اضلاع میں ناظمین مقرر ہیں۔ ان میں سے بیشتر ناظمین نے اپنے اپنے حصہ کے کام کو بصورت احسن سرانجام دیا۔ سچی بات تو یہ ہے کہ ان مخلص دوستوں کی مساعی کو دیکھ کر دل حمد کے جذبات سے بھر جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسیح مہدی علیہ السلام کو ایسے جاں نثار سپاہی دیئے ہیں جو نہ اپنے آرام کو دیکھتے ہیں اور نہ دنیا کی آلائشوں میں اپنے آپ کو ملوث کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری احمد دین صاحب ناظم ضلع لائل پور۔ مکرم ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی ناظم ضلع لاہور۔ مکرم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب خالد ناظم ضلع تھرپارکر۔ مکرم مولوی محمد انور صاحب ابڑو ناظم ضلع لاڑکانہ۔ مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان ناظم ضلع ڈیرہ غازی خاں۔ مکرم مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب ناظم انصار اللہ کراچی اور ان کے نائب مکرم عبد الرحیم صاحب مدہوشؔ رحمانی نے خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے اپنے دائرہ میں بحیثیت مجموعی اچھی کارکردگی کا مظاہرہ فرمایا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

سیالکوٹ، ساہیوال اور گجرات کے اضلاع کی کارکردگی بھی نسبتاً اچھی رہی۔ ضلع گوجرانوالہ میں حال ہی میں نئے ناظم مقرر ہوئے ہیں ان کے تھوڑے سے وقت کی مساعی سے ظاہر ہوتا ہے کہ انشاء اللہ اچھے کارکن ثابت ہوں گے۔

ان خوشکن مساعی کے باوجود ابھی تک بعض اضلاع کی کارکردگی پوری طرح تسلی بخش نہیں جو ناظمین اس سال کسی وجہ سے اپنی کارکردگی کو معیار پر نہیں پہنچا سکے ان کو چاہیئے کہ آج سے ہی یہ عزم کریں کہ آئندہ سال ان کے اضلاع کی کارگزاری معیاری ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ان کے

عزم کو مبارک کرے اور ان کی مساعی میں برکت دے۔ آمین۔

ماہانہ رپورٹ کارگزاری

مجالس سے ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ کارگزاری کی رپورٹ منگوانا قیادت عمومی کے پروگرام کا اہم حصہ ہے۔ اس پر سارا سال خصوصی توجہ دی جاتی رہی۔ ہر ماہ دس تاریخ تک انتظار کر کے مجالس کو رپورٹ بھجوانے کے لئے یاد دہانی کروائی جاتی رہی۔ مگر اس کے باوجود ۹۴۷ مجالس میں سے صرف ۲۵۱ مجالس کی طرف سے ماہانہ رپورٹیں موصول ہوئیں۔ عہدیداران کو اس طرف خصوصی توجہ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ مرکز ان کی مساعی سے باخبر رہے اور مناسب رنگ میں ان کی راہنمائی کر سکے۔

مجلس عاملہ مرکزیہ کے اجلاسات

سال رواں میں مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ کے ۱۴ اجلاس منعقد ہوئے۔ ان اجلاسات میں مجالس کی مساعی کی رپورٹ کارگزاری کا جائزہ لیا گیا اور کام کو عمدگی کے ساتھ انجام دینے کیلئے مفید تجاویز پر غور کیا گیا۔

آمد و روانگی ڈاک

امسال اس وقت تک دفتر مرکزیہ میں ۵۸۹۱ خطوط موصول ہوئے۔ ان خطوط کے جوابات اور مختلف تحریکوں پر مشتمل امسال دفتر مرکزیہ کی طرف سے ۹۸۴۸۱ خطوط و پارسل مجالس کو ارسال کئے گئے۔ جبکہ گذشتہ سال آمد ۳۰۰۲ اور روانگی ۱۶۴۱۶ تھی۔

دورہ جات انسپکٹران

امسال مجلس کے انسپکٹران نے ۵۷۹ مجالس انصار اللہ کا دورہ کیا۔ مجالس انصار اللہ کی تعداد میں امسال چالیس مجالس کا اضافہ ہوا۔ اس طرح پاکستان کی کل مجالس کی تعداد ۹۴۷ ہو گئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

فرض ناشناسی ہوگی اگر میں اس موقع پر تحریک جدید، صدر انجمن احمدیہ بالخصوص نظارت اصلاح و ارشاد، ادارہ الفضل اور ان تمام عہدیداران انصار اللہ کا شکریہ ادا نہ کروں جنہوں نے مجلس کے ساتھ بھرپور تعاون فرمایا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

قیادت تربیّت

(۱) ہر ماہ جو رپورٹیں موصول ہوتی رہیں ان کی رُو سے مجالس کی تربیتی حالت کا باقاعدہ جائزہ لیا جاتا رہا۔ جن مجالس میں کمزوری پائی گئی انہیں خطوط لکھے گئے اور اعلانات کے ذریعے بھی توجہ دلائی جاتی رہی۔ اس کے نتیجہ میں متعدد مجالس میں بیداری پیدا ہوئی۔ چنانچہ سال بھر کی رپورٹوں کا بہ حیثیت مجموعی جائزہ لینے سے معلوم ہوا ہے کہ جہاں گذشتہ سال ۷۰ فی صد انصار نماز باجماعت کے پابند تھے وہاں اس سال ۸۰ فی صد انصار بالعموم اس کے پابند ہیں۔

(۲) نئی پود کی تربیت اور ان کے اندر صحیح دینی روح پیدا کرنے کی بھی حتی الامکان کوشش کی جاتی رہی۔ اس سلسلے میں اعلانات، خطوط اور تقاریر کے ذریعہ کوشش کی گئی۔ مختلف مجالس کے جو اجتماع اس سال کے دوران منعقد ہوئے ان میں بھی تربیتی موضوعات کو سب سے اہم اور نمایاں حیثیت حاصل رہی۔ آمدہ رپورٹوں سے ظاہر ہے کہ اس طرف بھی سال گذشتہ کی نسبت اب زیادہ توجہ ہے۔ اس سلسلہ میں سنڈے کلاس کی تحریک محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ نے فرمائی۔ اس کو عملی جامہ پہنانے کی مجالس کو بذریعہ الفضل تلقین کی گئی۔ کراچی، ساہیوال اور راولپنڈی میں ایسی کلاسز کا اجراء ہوا۔

(۳) اصلاح معاشرہ کے لئے حسب پروگرام ۲۵ تا ۳۰ جون ۱۹۷۱ء کے ایام مقرر کئے گئے۔ اس ہفتہ تربیت کو منانے کے لئے موضوع

یہ تھے :-

(۱) معاملات کی صفائی ۔ (۲) غریب پروری ۔ (۳) سادگی ۔ (۴) اطاعت ۔ (۵) صفائی ۔

مجالس کو خطوط اور اعلانات کے ذریعے تحریک کی گئی کہ وہ اہتمام کے ساتھ یہ ہفتہ منائیں اور تقاریر کا انتظام کریں۔ خاکسار نے مندرجہ بالا پانچوں عنوانوں پر ضروری نوٹس مضامین کی صورت میں تیار کئے جو پمفلٹ کی صورت میں شائع کرکے تمام مجالس کو قبل از وقت بھجوا دیئے گئے۔ اکثر شہری مجالس میں بالخصوص اور دیہاتی مجالس میں بالعموم یہ ہفتہ منایا گیا۔ اور ہفتہ بھر مقررہ موضوعات پر تقاریر کا انتظام کیا گیا۔ ان تقاریر کو نہ صرف انصار نے بلکہ خدام و اطفال نے بھی توجہ کے ساتھ سُنا۔

ہفتہ اصلاح معاشرہ کی جو رپورٹیں موصول ہوئیں ان میں یہ مجالس خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جنہوں نے اہتمام کے ساتھ یہ ہفتہ منایا:-

لائل پور ، لاہور ، کراچی ، کوئٹہ ، پشاور ، گوجرانوالہ ، ساہی وال ، ڈیرہ غازی خاں ، دیہاتی مجالس کی طرف سے نسبتاً بہت ہی کم رپورٹیں ملی ہیں۔

(۴) آمدہ رپورٹوں سے ظاہر ہے کہ نوے فیصد مجالس میں درس و تدریس کا انتظام موجود ہے جو کہ قیادت تربیت کے پروگرام کا ایک اہم حصہ تھا۔ تفسیر کبیر اور احادیث نبوی کے علاوہ اکثر مقامات پر ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس بھی جاری ہے۔ اس سلسلے میں گذشتہ سال کی نسبت نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ الحمد للہ۔

(۵) دوران سال نفس کا محاسبہ کرنے ذکر الٰہی سے دل کو معمور کرنے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک تسبیح و تحمید اور درود و استغفار پر تندہی سے کاربند ہونے کی طرف بھی وقتاً فوقتاً توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔

قیادت اصلاح و ارشاد

دُنیا کی اصلاح و ارشاد کا کام حضرت آدم علیہ السّلام کے ذریعہ سے شروع ہوا۔ اور مختلف اوقات میں ضروریات کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اپنے ماموروں کے ذریعہ بنی نوع انسان کی راہنمائی فرمائی اور ان کی اصلاح کا انتظام فرمایا۔ اس سلسلہ میں سب سے اعلیٰ و ارفع مقام رکھنے والے نبی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دائمی شریعت لے کر آئے۔ اور حضور کی اتباع میں ہمارے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اس اہم کام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ پھر آپ اور آپ کی جماعت کی حقیر سی کوششوں کو اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ ہی نوازا، جس کی تازہ ترین مثال "ہفتہ اصلاح و ارشاد" ہے۔ جو مجالس انصار اللہ نے ۲۰ سے ۲۷ ظہور / اگست ۱۳۵۰ ہش ۱۹۷۱ء تک منایا۔ انصار نے جس جوش و خروش سے عملی طور پر حصہ لیا اس سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا تبلیغی جدوجہد ان کی متاع گم شدہ تھی جو اب انہیں حاصل ہو رہی ہے۔ اکثر مجالس نے یہ ہفتہ خوش اسلوبی سے منایا۔ ۸۰ سے زائد رپورٹیں ہمارے پاس پہنچی ہیں جن کو پڑھنے سے ایمان تازہ ہوتا ہے۔

گو پورے کام کی تصویر پیش کرنا ہمارے بس کی بات نہیں اور نہ ہی سب مجالس کی طرف سے تفصیلی رپورٹیں ملی ہیں مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ انصار کے ساتھ ساتھ کئی مقامات پر خدام اور اطفال بلکہ لجنات نے بھی اس اہم پروگرام میں حصہ لیا۔ سلسلہ کے مربیان کرام نے مجالس کی راہنمائی فرمائی اور عملی تعاون فرمایا۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ہفتہ کو کامیاب بنانے والوں کو ہر میدان میں

کامیابی عطا فرمائے اور اس مفید سلسلہ کو اب روزمرہ کے پروگرام میں شامل فرمالیں ۔ تاہم غلبہ اسلام کی مہم کو اپنی آنکھوں سے مکمل ہوتا دیکھ لیں ۔ علاوہ ازیں قیادت اصلاح وارشاد کے لائحہ عمل میں ایک اہم شق یہ تھی "کہ مجالس اور اراکین کو تحریک کی جائے گی اور تحریک کے اثرات کا جائزہ لیا جاتا رہے گا کہ :۔

(۱) ہر رکن اصلاح وارشاد کا فریضہ ایسے رنگ میں ادا کرے کہ کم از کم ایک شخص اس سے متاثر ہو کر حقیقی اور فعال مسلمان بن جائے ۔"

(۲) ہر رکن اپنے اہل وعیال کو عقاید احمدیہ کے دلائل سے واقف رکھے ۔

(۳) ہر رکن اپنے رشتہ داروں کو محبت وخوش اخلاقی سے پیغام حق پہنچائے ۔

اس سلسلہ میں مرکزی قیادت نے احباب کی رہنمائی کے لئے سرکلر نمبر ۱ مورخہ ۲۳ ۳/۷۲ کو جاری فرمایا جس میں اصلاح وارشاد کے مندرجہ بالا تینوں مقاصد کو پورا کرنے کے لئے دس ذرائع تجویز کئے ۔

یہ سرکلر سب مجالس کو بھجوانے کے علاوہ ناظمین علاقائی و اضلاع کو بھی بھجوایا گیا بعد میں سست مجالس کو یاد دہانی کے طور پر دوسری اور تیسری بار بھی بھجوایا گیا جس کے نتیجہ میں مجالس نے پہلے کی نسبت بہت بہتر رنگ میں کام کیا ۔ اس سال جنوری سے اگست تک ہمیں ۵۱۱ رپورٹیں مختلف مجالس کی طرف سے موصول ہوئیں ۔ ہر مجلس کی رپورٹ پر حالات کے مطابق جائزہ لے کر ضروری امور پر مشتمل تبصرہ بھجوایا جاتا رہا ۔ ان ۵۱۱ رپورٹوں میں اکثر دیہاتی مجالس کی رپورٹیں مختصر ہوتی ہیں اور وہ اعداد وشمار بھی نہیں لکھتے ۔ تاہم جو کوائف ان میں درج تھے ان کے مطابق صرف ۱۰۱۸ انصار بھائی اصلاح وارشاد کے کام میں مصروف رہے اور ۶۸۱۳ افراد زیر اصلاح رہے ۔ جن میں سے ۱۱۲ احباب نے بیعت کی ۔ ۴۷ انصار نے وقف عارضی میں حصہ لیا ۔ اور ۱۵۷۱ احباب نے اپنے رشتہ داروں کی اصلاح کا کام جاری رکھا ۔

مرکزی قیادت کی طرف سے ہفتہ اصلاح وارشاد کے سلسلہ میں بھی مفصل ہدایات پر مشتمل ایک سرکلر اور ایک پوسٹر چھپوا کر سب مجالس کو بھجوایا گیا تھا ۱۵۸ خطوط لکھے گئے ۔ ۳۴ اعلانات روزنامہ الفضل اور ماہنامہ انصار اللہ میں شائع کروائے گئے ۔ "اصلاح وارشاد کے ذرائع" پر ایک مضمون ماہنامہ کے علاوہ الفضل میں بھی شائع کروایا گیا ۔

قائد اصلاح وارشاد اور نائب قائد صاحب نے مندرجہ ذیل مجالس کے دورے بھی کئے :۔

گوجرانوالہ ، لاہور ، پشاور ، راولپنڈی ، لائل پور ، سرشمیر روڈ ، کوئٹہ ، حیدر آباد ، کراچی ، ایبٹ آباد ، اسلام آباد ، مری ، مانسہرہ ، بھگلہ ، بالاکوٹ ، ہری پور ، تربیلہ ڈیم ۔

ناظمین اضلاع کے ذریعہ مجالس کو بیدار کرنے کا پروگرام بھی بنایا گیا ۔ چنانچہ ان کے علاقہ سے آمدہ ماہوار رپورٹوں کے خلاصہ پر مشتمل ایک گوشوارہ ہر سہ ماہی میں ایک بار ناظمین اضلاع کو بھجوایا جاتا رہا تا وہ اپنی بیدار مجالس کے کام سے واقف ہو کر دیگر مجالس کو بھی چست کر سکیں ۔ یہ سلسلہ بھی مفید ثابت ہوا ۔ جملہ مجالس کی رپورٹوں کے کوائف یکجا جمع کرنے کے لئے مرکزی قیادت نے ایک رجسٹر تیار کیا ہے ۔ اب آپ انصار میں سے ہر ایک اپنی مجلس کے کام کی رفتار کا جائزہ اس رجسٹر سے دیکھ سکتا ہے ۔ اور اس رجسٹر سے مرکز بھی مجالس میں کارکردگی کے اتار چڑھاؤ کو دیکھ کر ان کی صحیح رہنمائی کر سکے گا ۔

قیادت تعلیم

نصاب

نصاب کی تکمیل کے لئے اخبار الفضل میں ہر سہ ماہی کے نصاب سے متعلق بار بار اعلان کرائے گئے۔ اس کے علاوہ ناظمین اضلاع، زعماء اعلیٰ اور بعض مجالس کے زعماء کو ۹۰ خطوط لکھے گئے۔ اس وقت تک سال رواں کے تین امتحانات وقت مقررہ پر ہو چکے ہیں۔ چوتھا امتحان انشاء اللہ العزیز دسمبر میں منعقد ہوگا۔

خدا کا فضل و احسان ہے کہ مجالس میں بیداری بڑھ رہی ہے اور امتحان میں شریک ہونے والوں کی تعداد میں سال بہ سال اضافہ ہو رہا ہے رفتار ترقی کا اندازہ گذشتہ ۵ سال کے اعداد و شمار پر نظر ڈالنے سے بخوبی ہو سکتا ہے:-

سنۂ	۴ امتحانوں میں شریک ہونے والوں کی اوسط تعداد
۱۹۶۷	۱۹۲
۱۹۶۸	۲۸۶
۱۹۶۹	۳۶۰
۱۹۷۰	۵۸۰
۱۹۷۱	۸۹۷

سال رواں کی پہلی دو سہ ماہیوں کا اوسط ۸۹۷ ہے۔ تیسری سہ ماہی کے پرچے ہنوز موصول ہو رہے ہیں اور انکی جانچ کی جا رہی ہے۔

نتائج

گذشتہ سال کے اجتماع کے بعد سہ ماہی چہارم کا امتحان ۱۳ دسمبر ۱۹۷۰ء منعقد ہوا تھا۔ اس وقت ملک کے حالات پرسکون نہ تھے اس وجہ سے ۲۵ مجالس کے صرف ۲۸۸ اراکین امتحان میں شامل ہو سکے مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب شاد چک ۱۱؍ چہور اور مکرم عزیز محمد خان صاحب سمن آباد لاہور اوّل۔ اور مکرم شیخ مبارک احمد صاحب حلقہ محمد نگر لاہور۔ اور مکرم آفتاب احمد صاحب بسمل کراچی دوم رہے۔ سال رواں کی پہلی سہ ماہی میں ۴۲ مجالس کے ۸۶۱ اراکین نے شمولیت کی۔ مکرم مولوی عبد المجید صاحب زعیم اعلیٰ مارٹن روڈ کراچی اوّل اور مکرم خلیل محمد صاحب ساہیوال دوم قرار پائے۔

سہ ماہی دوم میں ۴۶ مجالس کے ۹۴۴ اراکین شریک ہوئے اور مکرم میجر سید محمود احمد شاہ صاحب بخاری مارٹن روڈ کراچی اوّل۔ اور مکرم غلام مصطفیٰ صاحب کالونی دار الصدر شمالی ربوہ دوم رہے۔

ان اعداد و شمار سے واضح ہوتا ہے کہ اگرچہ اراکین کی تعداد میں سال گذشتہ کی نسبت بہت خوشکن اضافہ ہوا ہے۔ لیکن امتحان میں شریک ہونے والی مجالس کی تعداد میں اضافہ زیادہ حوصلہ افزا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مقامی مجالس کے سالانہ اجتماعات جو ضلع یا تحصیل کی لیول پر منعقد ہوتے رہے ہیں بہت کامیاب رہے ہیں اور اراکین نے جس جوش و خروش کا اظہار کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مجالس میں بیداری بڑھ رہی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ان اجتماعات کے موقعوں پر شریک ہونے والی مجالس کے نمائندوں کو قیادت تعلیم کے پروگرام کی طرف بھی توجہ دلائی جاتی رہی ہوگی لیکن اس امر کی ضرورت ہے کہ ناظمین اضلاع اور زعماء اعلیٰ اپنے اپنے حلقہ میں اس امر کا جائزہ لیں کہ اس قیادت کے پروگرام کی تکمیل کس حد تک ہوئی ہے۔ یہ جائزہ اگر ہر سہ ماہی پر لیا جائے تو مجھے یقین ہے کہ موجودہ کی نسبت بہت

زیادہ مجالس کے اراکین امتحانات میں شرکت کر سکتے ہیں۔

اس جگہ اس امر کا اظہار بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بعض مجالس خدا کے فضل سے بڑی تندہی سے کام کر رہی ہیں اور ان کے کام سے بڑی مسرت اور خوشی ہوتی ہے۔ کراچی کی مجالس اور لاہور کے بعض حلقوں کی مجالس نے یہ کوشش کی ہے کہ ان کے اراکین سو فی صد امتحانات میں شریک ہوں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

لاہور شہر کی مجلس بحیثیت مجموعی بڑی تندہی سے کام کر رہی ہے لیکن ضلع کی لیول پر ابھی پوری توجہ نہیں ہوئی۔ لائلپور شہر کی مجلس کا کام بھی بہت عمدہ ہے۔ صرف ایک امتحان میں کچھ سستی رہی لیکن ضلع کی لیول پر ان کا کام خدا کے فضل سے بہت خوشکن اور حوصلہ افزا ہے۔ بلکہ وہ قابل مبارکباد ہیں۔ چھوٹی مجالس میں سے داربرٹن ضلع شیخوپورہ کا کام بہت اچھا ہے۔ لانڈھیانوالہ ضلع لائلپور اور چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کی مجالس بھی مستعد نظر آتی ہیں۔

کارگذاری بیرونی مجالس　دوران سال ۷۴۹ مجالس میں سے ایک ماہ میں زیادہ سے زیادہ ۹۷ مجالس کی طرف سے ماہانہ رپورٹیں موصول ہوئیں۔ ان کے کام کا خلاصہ بصورت اوسطاً یہ ہے:-

قاعدہ یسرنا القرآن پڑھنے والے افراد :-	۲۰
ناظرہ قرآن کریم پڑھنے والے 〃 :-	۲۹۸
قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے والے 〃 :-	۴۹۷
نماز کا ترجمہ سیکھنے والے 〃 :-	۱۳۷
لکھنا پڑھنا 〃 〃 :-	۲۳
کتب حضرت مسیح موعودؑ کا مطالعہ کرنیوالے 〃 :-	۵۹۰

اوسطاً ۸۸ اراکین ایسے ہیں جو اپنے گھروں میں بیوی بچوں کو قرآن کریم پڑھاتے یا درس دیتے ہیں۔ اس بارے میں سب مجالس کی طرف سے رپورٹ نہیں آتی۔ اس طرف زیادہ توجہ کی ضرورت ہے اور اس کی رپورٹ بھی ارسال کرنی ضروری ہے۔

بعض مجالس مثلاً ربوہ، لاہور، مارٹن روڈ کراچی اور کراچی صدر نے امتحانات کے سلسلہ میں ایک اہم کام یہ کیا کہ اراکین کو نصاب کی تیاری میں مدد دینے کیلئے نصاب پر مشتمل نوٹس طبع کروا کر اراکین میں تقسیم کئے۔ جوابی پرچوں کے دیکھنے پر معلوم ہوتا ہے کہ ایسے نوٹس سے اراکین نے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔

جھنگ صدر، کراچی کے علاقے مارٹن روڈ، ناظم آباد اور صدر۔ نیز لاہور میں تعلیم القرآن کلاسیں جاری ہیں اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس منشاء کو پورا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ جماعت میں کوئی فرد ایسا نہ رہے جو حسب استطاعت قرآن کریم کو نہ سیکھے۔ مارٹن روڈ کی مجلس نے تو تعلیم القرآن کلاس کے ماہانہ امتحان کا بھی انتظام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب مجالس کی مساعی میں برکت ڈالے اور انہیں زیادہ ہمت اور استقلال سے کام کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

شہری مجالس میں کم و بیش ہر جگہ تعلیم القرآن کلاسیں جاری ہونی چاہئیں۔ خواہ وہ سنڈے کلاس کی شکل میں ہی کیوں نہ ہوں۔ ضلع کی لیول پر امتحانات میں شریک ہونے والی مجالس کی تعداد کا تناسب سب سے زیادہ ضلع لاڑکانہ اور تھرپارکر کا ہے۔ اور سب سے کم سیالکوٹ کا۔

امتحان وظیفہ انعامی

مجلس اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ہر سال وظیفہ انعامی کے لئے ایک امتحان لیا جاتا ہے جس میں اوّل و دوم آنے والے اطفال کو علی الترتیب مدرسہ کی سال بھر کی پوری فیس اور نصف فیس بطور انعام پیش کی جاتی ہے۔ اس امتحان کے نصاب کے بارے میں قیادت تعلیم نے دو تین مرتبہ الفضل میں اعلان کرایا اور مہتمم اطفال الاحمدیہ کو بھی دو مرتبہ اس بارے میں یاددہانی کرائی۔ ان کی جانب سے بھی الفضل میں اس کا اعلان کیا گیا۔

امسال اس امتحان میں ۱۱ اطفال نے حصہ لیا اور عزیزم عبد البصیر کرشن جماعت نہم مجلس گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ اوّل اور عزیزم قمر احمد قمر جماعت ہشتم فیکٹری ایریا ربوہ دوم رہے۔ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو ان عزیزوں کے لئے مبارک کرے۔ آمین

قیادتِ مال

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے قیادت مال اور مجالس کو اس سال جو تھوڑی بہت خدمت کی توفیق ملی ہے وہ پیش خدمت ہے جہاں تک نتیجہ کا سوال ہے وہ بجٹ کی صورت میں آپ سب کے سامنے ہے۔ سب سے پہلے جملہ مجالس کا گذشتہ سال کا جائزہ لیا گیا اور گوشوارے تیار کرکے متعلقہ زعماء مجالس اور ناظمین اضلاع و علاقہ جات کی خدمت میں بھجوائے گئے۔ مجالس سے درخواست کی گئی کہ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے گذشتہ سال اپنی بے پایاں رحمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ لہذا شکرانہ کے طور پر اپنی جدوجہد کو اس حد تک تیز کیا جائے کہ انصار اللہ کا یہ مالی سال گزشتہ سب سالوں کے مقابلہ میں ایک نمایاں حیثیت اختیار کر جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہوا اور قابل صد مبارکباد عہدیداران اور اراکین کے تعاون کے نتیجہ میں یہ خواہش بر آئی۔

چالیس۴۰ کے قریب الفضل میں اعلانات بھجوائے گئے۔ خطوط کی مجموعی تعداد نو ہزار کے قریب ہے اس میں آنے جانے والے دونوں قسم کے خطوط شامل ہیں۔

سو فی صدی ادائیگی کرنے والی مجالس کی فہرست تیار کرکے دعا کے لئے حضور کی خدمت میں بھجوائی گئی۔ ازاں بعد اس کی اشاعت الفضل میں کرائی گئی اور حضور کے اظہار خوشنودی کی اطلاع متعلقہ مجالس کو بھی بھجوائی گئی۔ اسی طرح ششماہی جائزہ پر بھی ایسی مجالس کی دوسری فہرست حضور کی خدمت میں بھجوائی گئی۔ اور حسب معمول کارروائی مکمل کی گئی اب نوماہی جائزہ پر تیسری فہرست دعا کیلئے حضور کی خدمت بھجوائی جا چکی ہے ششماہی جائزہ تیار کرکے متعلقہ زعماء مجالس، ناظمین کرام کی خدمت میں بھجوایا گیا۔ جہاں گذشتہ سارے سال میں ایک سو اکسٹھ مجالس نے سو فی صد بجٹ پورا کیا وہاں اس سال پہلی نوماہی میں ایک سو اکتیس مجالس کو سو فی صد بجٹ پورا کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

سال رواں کی ضلعوار پوزیشن حسب ذیل ہے:-

نام ضلع	تعداد کل مجالس	سو فی صد ادائیگی کرنیوالی مجالس	ادائیگی فی صد
ضلع ہزارہ	۵	۵	۱۰۰ فی صد
ضلع کراچی	۴	۲	۵۰ "
ضلع ساہیوال	۳۸	۱۵	۳۹ "

نام ضلع	تعداد کل مجالس	سو فیصد ادائیگی کرنیوالی مجالس	ادائیگی فی صد
ضلع مظفر گڑھ	۱۹	۷	۳۷ فی صد
ضلع لائل پور	۹۴	۳۱	۳۳ "
" کیمبل پور	۳	۱	۳۳ "
" کوئٹہ	۳	۱	۳۳ "
" لاڑکانہ	۷	۲	۲۹ "
" گجرات	۴۷	۱۱	۲۳ "
" سکھر	۵	۱	۲۰ "
" ملتان	۴۵	۸	۱۸ "
" میرپور خاص	۲۲	۴	۱۸ "
" لاہور	۲۴	۵	۲۱ "
" پشاور	۶	۱	۱۷ "
" میانوالی	۶	۱	۱۷ "
" بہاولنگر	۲۴	۴	۱۷ "
" میرپور (آزاد کشمیر)	۷	۱	۱۴ "
" سرگودھا	۶۴	۸	۱۳ "
" شیخوپورہ	۵۴	۶	۱۱ "
" نواب شاہ	۲۷	۳	۱۱ "
" رحیم یار خاں	۱۰	۱	۱۰ "
" راولپنڈی	۱۰	۱	۱۰ "
" جھنگ	۲۲	۲	۹ "
" ڈیرہ غازیخاں	۱۱	۱	۹ "
" بہاولپور	۱۳	۱	۸ "
" سیالکوٹ	۱۰۰	۷	۷ "
" جہلم	۱۵	۱	۷ "
" حیدرآباد	۲۲	۱	۵ "
" گوجرانوالہ	۴۸	۲	۴ "

ابھی تک کُل مجالس میں سے ۴۰۹ مجالس نے بجٹ بھجوایا ہے یعنی ۶۰% نے اور ۲۱۵ مجالس یعنی ۴۰% مجالس کی طرف سے ابھی تک کوئی بجٹ نہیں ملا۔ تاہم ان میں سے بھی ۵۵ مجالس بغیر بجٹ کے تھوڑا بہت چندہ بھجوا رہی ہیں۔ بجٹ بھجوانے والی مجالس میں سے بھی ابھی تک ۱۵۴ مجالس نادہند ہیں۔ ۵۹ مجالس نے اپنا تدریجی بجٹ پُورا کر دیا ہے اور ۱۲۶ مجالس اپنا تدریجی بجٹ پورا کرنے سے قاصر رہی ہیں۔ مورخہ ۳۰ نبوک (ستمبر ۱۳۵۰ ہش) کو بجٹ کی پوزیشن حسب ذیل تھی:-

(i) **چندہ مجلس:-** گذشتہ سال کے مقابلہ میں ۱۰۲۶۵/۹۵ کا اور تدریجی بجٹ کے لحاظ سے ۱۵۱۰/۶۵ روپے کا اضافہ ہوا۔

(ii) **چندہ سالانہ اجتماع:-** گذشتہ سال کے مقابلہ میں ۹۲/۵۶ اور تدریجی بجٹ کے لحاظ سے ۱۲۰/۰۲ کم وصول ہوئے۔

(iii) **چندہ اشاعتِ لٹریچر:-** گذشتہ سال کے مقابلہ میں ۱۰۲/۱۳ اور تدریجی بجٹ کے لحاظ سے ۱۱۲۷/۰۲ روپے کم وصول ہوئے۔

گویا سال گذشتہ کے مقابلہ میں بحیثیت مجموعی ۱۰۰۳۴/۰۷ روپے کا اضافہ ہوا۔ باوجود اس کے کہ گذشتہ سال کے مقابلہ میں چندہ مجلس میں کافی اضافہ ہوا ہے مگر اخراجات پورے نہیں ہو رہے اس کی کئی وجوہات ہیں۔ مثلاً عملہ کی ترقی، الاؤنسز میں اضافہ، ریلوے کا کرایہ بڑھنے سے دورہ جات کے سلسلہ میں اخراجات میں اضافہ ہوا ہے۔ اشیاء کی مہنگائی میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ ڈاک خرچ میں اضافہ ہو گیا ہے۔ ماہنامہ انصار اللہ کو مدد دینا پڑتی ہے۔ چندہ سالانہ اجتماع کے مقابلہ میں اخراجات کئی گنا زیادہ ہیں وغیرہ وغیرہ۔ نتیجۃً ابھی سے اوورڈرافٹ شروع ہو گیا ہے لہٰذا یہ یقیناً قابل فکر امر ہے۔ برادران کرام سارا نقشہ آپ کے سامنے پیش کر دیا گیا ہے اس سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ ہماری موجودہ رفتار ترقی کیسی ہے مگر سوال یہ ہے کہ آیا ہم موجودہ رفتار سے اپنی منزل کو وقت پہ پا لیں گے؟ منزل صرف دُور ہی نہیں بلکہ کٹھن بھی ہے۔

قیادت ذہانت و صحت جسمانی

مجالس کی طرف سے جو ماہانہ اور نو ماہی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں ان میں سے ۵ رپورٹوں کا خلاصہ پیش ہے:-

مجلس انصار اللہ علاقہ مارٹن روڈ کراچی

سیر و تفریح کی اکثر احباب کو عادت ہے۔ کھیلوں میں حصہ لینے، ہلکی ورزش کرنے اور سیر کی باقاعدہ عادت ڈالنے کی تلقین کی جاتی رہی ہے۔ صحت جسمانی کے قیام کے اصولوں کے متعلق دو ٹریکٹ (۱) صحت کیوں بگڑتی ہے۔ (۲) صحت جسمانی کو قائم رکھنے کے اصول۔ (مرتبہ ڈاکٹر فضل الرشید صاحب) شائع کئے گئے ہیں۔ ۱۰۰ انصار، ۵۰ اطفال نے مل کر ایک پکنک منائی۔ اس پکنک کے موقع پر صدر محترم انصار اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں سنڈے کلاس کا اجراء ہوا۔ پکنک پارٹی سے بیداری پیدا ہوئی اور اطفال اپنے اپنے حلقوں میں سنڈے کلاسز میں شوق و ذوق سے حصہ لے رہے ہیں۔

مجالس انصار اللہ ضلع ڈیرہ غازیخاں

شہری دوست روزانہ سیر کے عادی ہیں۔ بعض ورزشیں بھی باقاعدہ کرتے ہیں۔ دیہاتی احباب کی ورزش اپنے روزانہ کام کاج سے ہو جاتی ہے۔ دوران سال دوستوں کی صحت جسمانی اچھی رہی۔

مجلس انصار اللہ لاہور

ایک پکنک کا انتظام کیا گیا جس میں ۹۰ احباب شامل ہوئے۔ اکثر احباب روزانہ سیر کرتے ہیں۔ ملیریا اور دیگر بیماریوں کے انسداد اور حفظ ماتقدم کے لئے ضروری ہدایات پر عمل کرتے رہے ہیں۔

مجلس انصار اللہ لائلپور

اس سال ضلع کی سطح پر ایک پکنک کا انعقاد ہوا۔ مرکز سے قائد اصلاح و ارشاد اور قائد تحریک جدید نے شرکت فرمائی۔ حاضری ۱۰۰ انصار تھی۔ شہر لائلپور کے ۳۵ اور ضلع کی ۱۰ مجالس کے ۶۵ انصار، ۲۵۰ خدام

نے بھی شرکت کی۔ مقابلہ تیراکی۔ دوڑیں۔ رسہ کشی میں انصار اللہ نے حصہ لیا اور خدام کا کبڈی کا میچ ہوا۔ علمی پروگرام ۱/۲ ۲ سے ۱/۲ ۴ بجے تک ہوتا رہا۔

مجلس انصار اللہ پشاور

مجلس انصار اللہ پشاور نے امسال وزیر باغ کی کھلی جگہ میں ایک پکنک کا انتظام کیا۔ پروگرام میں (۱) نشانہ بازی (۲) سائیکل ریس۔ (۳) کھیلیں۔ (۴) دوڑیں۔ (۵) گھوڑ سواری اور اطفال کے لئے قسم قسم کے مشاغل شامل تھے۔ ۱۲۰ احباب اس پکنک میں شامل ہوئے۔ کتابوں کے سیٹ انعام کے طور پر اوّل، دوم، سوم آنے والوں کو دیئے گئے تربیتی پروگرام مفید اور مؤثر ثابت ہوا۔

مجالس انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹوں میں قیادت ذہانت اور صحت جسمانی کا خانہ بالعموم خالی ہوتا ہے۔ جملہ زعماء کرام سے گزارش ہے کہ رپورٹ کے اس حصہ کو پورا کر کے بھجوایا کریں۔

قیادت وقفِ جدید

(۱) قیادت کی طرف سے بذریعہ خطوط اور الفضل میں مختصر نوٹ بھجوا کر زعمائے کرام کو توجہ دلائی جاتی رہی ہے کہ وہ ماہانہ رپورٹ مطبوعہ کے خانہ قیادت وقفِ جدید کو پوری طرح پُر فرمایا کریں لیکن بہت کم مجالس ایسا کرتی رہی ہیں۔ بقیہ بیشتر مجالس رپورٹ کے خانہ جات خالی رکھنے یا کراس مارک "X" لگا دینے کو ہی کافی سمجھتی رہی ہیں۔ حالانکہ ہر مجلس میں لفضلہ کام ہوتا رہا ہے۔

(۲) عرصہ زیر رپورٹ میں چوّن خطوط دستی لکھ کر زعماء کرام کو ان کی ذمہ داریوں کو وقفِ جدید کے سلسلہ میں پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اور ان وقفِ جدید کی ذمہ داریوں کو پورا کرنے اور رپورٹ ماہانہ مکمل بھجوانے کے لئے لکھا گیا۔ نیز گاہے گاہے الفضل کے ذریعہ بھی مجالس کو وقفِ جدید کے سلسلہ میں اپنے فرائض کی یاد دہانی کرائی جاتی رہی۔

(۳) دوران سال مجالس انصار اللہ نے مقامی جماعت ہائے احمدیہ کے زیر انتظام ہفتہ وقفِ جدید بھی منایا۔ نتائج بفضلہ تعالیٰ مفید ہے۔

(۴) مجالس کراچی، لائلپور، لاہور، ربوہ، پشاور، جھنگ صدر، آنبہ، مردان۔ چندہ وقفِ جدید کی فراہمی کے سلسلہ میں عمدگی سے کام کرتی رہیں۔ اور اپنی ماہانہ رپورٹوں میں ہر ماہ تفصیلی امداد و شمار دیتی رہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(۵) سال رواں کے اندر موصول ہونے والی جملہ ماہانہ رپورٹوں اور مرکزی دفتر وقفِ جدید کے ریکارڈ سے واضح ہے کہ سال مختتمہ میں وعدہ جات اور وصولی بفضلہ تعالیٰ گذشتہ سال کی نسبت بیشی سے رہی۔ اور اس کوشش میں یقیناً جملہ اراکین اور مجالس انصار اللہ کی مساعی کا زیادہ تر دخل ہے۔

اگست تک کل وعدہ جات اور وصولی کا گوشوارہ درج ذیل ہے:-

	کل وعدہ جات ۱۹۷۱ء	کل وعدہ جات ۱۹۷۰ء	۱۹۷۱ء
وعدہ از بالغان	۱,۴۱,۷۸۰-۰۰	۱,۱۰,۰۸۲-۰۰	۳۱,۶۹۸-۰۰
وعدہ از دفتر اطفال	۲۲,۱۸۷-۰۰	۲۵,۳۲۹-۰۰	۷,۸۵۸-۰۰
کل میزان	۱,۶۳,۹۶۷-۰۰	۱,۳۵,۴۱۱-۰۰	۳۹,۵۵۶-۰۰

کل وصولی چندہ وقفِ جدید

	سال ۱۹۷۱ء	سال ۱۹۷۰ء	بقایا وصولی ۱۹۷۱ء
از بالغان	۱,۰۲,۷۲۲ — ۰۰	۹۰,۳۶۹ — ۰۰	۱۲,۳۵۳ — ۰۰
از دفتر اطفال	۱۳,۳۷۰ — ۰۰	۱۳,۰۶۸ — ۰۰	۳۰۲ — ۰۰
میزانِ وصولی	۱,۱۶,۰۹۲ — ۰۰	۱,۰۳,۴۳۷ — ۰۰	۱۲,۶۵۵ — ۰۰

(۶) ابھی وصولی ہو رہی ہے اور اراکین مجلس انصار اللہ بفضلہ تعالیٰ اپنی اپنی جگہ چندہ کی ادائیگی اور فراہمی میں کوشاں ہیں۔ ماہانہ رپورٹوں میں چونکہ پورے طور پر قیادت وقفِ جدید سے متعلقہ اعداد و شمار کو باقاعدگی سے درج نہیں کیا جاتا اس لئے انصار صاحبان کی صحیح صحیح کارگذاری پورے طور پر سامنے نہیں آتی۔

(۷) امسال خاکسار قائد وقفِ جدید نے اجتماع لاہور، اجتماع گوجرہ میں بطور نمائندہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ شرکت کی اور چندہ وقفِ جدید کی ادائیگی کرنے اور نئے وعدوں کے لئے تحریک کی۔

(۸) خاکسار نے اس سال لاہور میں مسجد احمدیہ دارالذکر میں ایک جمعہ کے روز عہدہ داران انصار اللہ اور احبابِ جماعت کو وقفِ جدید کے چندہ کی ادائیگی کے لئے تحریک کی۔ نیز حلقہ دارالذکر اور حلقہ مسجد احمدیہ دہلی دروازہ کی مجالس انصار اللہ کا وقفِ جدید کے کام کے لحاظ سے جائزہ لیا اور احبابِ جماعت کو نئے وعدے کرنے یا ان میں اضافہ کرنے اور ادائیگی کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اسی طرح گھسیٹ پورہ ضلع لائل پور کی جماعت کے دوستوں کو بالمشافہ تحریک کی۔ الحمد للہ کہ اس دورہ کے اچھے نتائج رہے۔

قیادتِ تجنید

دورانِ سال ہر ماہ باقاعدہ اخبار الفضل میں اعلان شائع کروائے جاتے رہے۔ اور سیکرٹریان تجنید کو بھی بذریعہ خطوط توجہ دلائی گئی اور مکرم صدر صاحب کے ارشاد پر خاص طور پر بیرون پاکستان مجالس قائم کرنے کے لئے مختلف مشنوں کو خطوط لکھے گئے جس کے نتیجہ میں خدا کے فضل سے امسال نائیجیریا، جرمنی اور ساؤتھ افریقہ میں نئی مجالس قائم ہو گئی ہیں اس طرح اب بیرون پاکستان آٹھ مجالس قائم ہو چکی ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

اس سال خدا کے فضل سے اندرون پاکستان بھی ۴۰ نئی مجالس قائم ہوئیں۔ اس طرح اب مجالس کی کل تعداد ۷۰۹ سے بڑھ کر ۷۴۹ ہو گئی ہے اور اس کے ساتھ ۴۴ نئے ممبران کا بھی اضافہ ہوا۔ الحمد للہ

قیادتِ ایثار

I بیماروں کی امداد :— (۱)۔ دورانِ سال ۱۰,۵۲۸ مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ مجلس کراچی، لائل پور اور لاہور کا اس خدمت میں نمایاں حصہ ہے۔ فجزاہم اللہ خیراً۔

(۲) مبلغ -/۲۰۲۸ کی مالی امداد برائے خرید ادویہ کی گئی۔ ۱۵۷۱ افراد کو مفت طبی مشورہ دیا گیا۔ ۵۰ مریضوں کو ہسپتال میں داخل دلایا گیا۔

(۴۳) ۱۵۲۷ مریضوں کی عیادت کی گئی۔ عیادت کے فریضہ کو سرانجام دینے کے لئے مجلس کراچی، لائل پور اور لاہور کی مثال قابلِ تقلید ہے۔ مجلس کراچی نے محترم ڈاکٹر جی ایم آئی پٹیل صاحب اور محترم سیّد ناصر احمد ارتضیٰ علی صاحب پر مشتمل وفد کی شکل میں عیادت کا فرض ادا کیا۔ انہوں نے ۲۱۵ مریضوں کی عیادت کی اور ان کے علاج کی ضرورت اور ان کے حالات کے پیشِ نظر علاج میں امداد جماعتی رنگ میں کی۔

مجلس لائل پور کے گیارہ طبّی مراکز ہیں جن کے ذریعہ وہ طبّی خدمت کا فرض سرانجام دے رہے ہیں۔

مجلس لاہور کے بعض ارکان نے شیخ خان کے بعض مریضوں کے اخراجات اپنے ذمّہ لئے ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

ضلع ملتان کے ایک دوست نے ۲۰ مریضوں کے لئے بالالتزام دُعا شروع کی اور بفضلِ خدا ان میں سے اکثر کو مکمل شفاء ہوگئی۔ الحمد للہ

غرباء، مساکین، یتامیٰ اور بیوگان کی امداد

۱۵۳ بیوگان، ۱۳۱ یتامیٰ اور ۱۸۷ غرباء اور مساکین کی امداد مختلف ذرائع سے ہوئی۔

(۱) چارپائیاں، بستر اور تعمیر مکان میں امداد:۔ ۱۹ افراد کے لئے چارپائیاں اور بستر مہیا کئے گئے۔ ایک غریب کے لئے تعمیر مکان کا سامان مہیا کیا گیا۔

(۲) قرضہ حسنہ:۔ مبلغ ۔/۲۱۹۰۸ روپے قرضہ حسنہ دیا گیا۔ اس نیکی میں نمایاں خدمت مجلس لاہور کے حصہ میں آئی۔ فجزاہم اللہ خیراً۔ کاروباری ضرورت اور شادی کی تقاریب پر ضرورتمندوں کی امداد کی گئی اور واپسی قرضہ کے لئے میعاد اور آسان اقساط کی سہولت مہیا کی گئی۔

(۳) رہائش و مکان کی سہولت:۔ ۲۲ افراد کی رہائش کا انتظام کیا گیا۔

(۴) بے روزگاری کا انسداد:۔ ۱۰۳ افراد کے لئے روزگار کی کوشش کی گئی۔ جن میں سے ۱۴ افراد کو کام پر لگایا گیا۔

(۵) حاجتمندوں کی امداد:۔ اچانک مشکل کے موقعہ پر مثلاً وفات، بیماری وغیرہ ۱۴۸ افراد کی ضرورت پوری کی گئی۔

(۶) مسافروں اور مہمانوں کی خدمت اور امداد:۔ ۱۵ مسافروں کی مالی امداد کی گئی۔ ۱۲۴ مہمانوں کی ضیافت کی گئی۔ سائلین اور فقراء کی بھی مدد کی گئی۔

سٹیشن پر ٹھنڈے پانی کا انتظام:۔ ربوہ میں گاڑی کے اوقات پر ٹھنڈے پانی کا انتظام کیا گیا۔

قانونی مشورہ:۔ ۱۰۱ افراد کو مفت قانونی مشورہ دیا گیا۔

انسدادِ ملیریا کے لئے سعی:۔ مجالس نے D.D.T کے چھڑکنے میں سعی کی۔ مجلس کراچی نے ۴۰۰ گھروں میں انتظام کے ساتھ D.D.T چھڑکوائی۔ مجلس لائل پور نے ۲۰ عدد مچھر مار کریم کی ڈبیاں تقسیم کیں۔

محکمہ انسداد ملیریا کے تعاون سے اسپرے کا کام عمدگی کے ساتھ ہوتا رہا۔ اور مجالس نے اس سے فائدہ اُٹھایا۔

قیادتِ تحریکِ جدید

(۱) تحریک جدید سے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ شائع کروا کر مجالس کو بھجوایا گیا۔

(۲) منظور شدہ لائحہ عمل کے مطابق قیادت ہذا کا کام چلانے کے لئے مجالس کو تین سرکلرز بھجوائے گئے۔ جن میں سے ایک سرکلر محترم صدر صاحب مجلس کے دستخط سے بھجوایا گیا۔ نیز ناظمین اضلاع کو دستی چٹھیوں کے ذریعہ یاددہانی کروائی گئی۔

(۳) سال رواں میں جماعتوں اور مجالس خدام الاحمدیہ نے الگ الگ طور پر تحریک جدید کے ہفتے منائے۔ ہر دو موقعوں پر مجالس انصار اللہ کو بھرپور تعاون کرنے کی تحریک کی گئی۔ متعدد مجالس نے اپنے تعاون کی خوشکن رپورٹیں بھجوائیں۔ جن میں سے لائل پور، لاہور، کراچی، اور پشاور کی مجالس نمایاں رہیں۔

(۴) سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ، اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پر مشتمل ۲۲ اعلانات الفضل میں شائع کروائے گئے۔

(۵) عرصہ زیر رپورٹ میں متعدد مجالس میں خود حاضر ہو کر یا مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب نائب قائد تحریک جدید کو بھجوا کر عہدیداران مجالس یا انصار اللہ کو براہ راست ہدایات دینے کا موقعہ ملا۔

لائل پور۔ سرگودھا، چنیوٹ، احمد نگر، کلر کہار، چکوال، راولپنڈی، پشاور، اسلام آباد، مری، ایبٹ آباد، مانسہرہ، بھیکا، شیخوپورہ، سیالکوٹ شہر و چھاؤنی۔ گوجرانوالہ۔ جھنگ گھاکم والا، ننکانہ صاحب۔ لاہور۔

لاہور کے زعیم صاحب اعلیٰ نے ایک طے شدہ پروگرام کے تحت اپنے سات حلقہ جات میں خاکسار کے سلائیڈز لیکچروں کا انتظام کروایا۔ ان تقریبات میں غیر از جماعت افراد بھی شامل ہوتے رہے جنہوں نے اچھا اثر قبول کیا۔ نیز اس مہم میں تحریک جدید کے مالی پہلو کو بھی خاص فائدہ ہوا۔

جھنگ گھاکم والا اور ننکانہ صاحب میں مکرم زعیم صاحب وار برٹن کے تعاون سے سلائیڈز لیکچروں کا انتظام ہوا۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ۔

(۶) مجالس کو ان کی متعلقہ جماعتوں کے وعدہ جات کے ٹارگٹ سے مطلع کیا گیا۔ تاکہ ہر مجلس اپنی جماعت کے مقرر کردہ ٹارگٹ کو پورا کرنے میں تعاون کرے۔

قیادتِ اشاعت

قیادت اشاعت کے دو مفوضہ کام ہیں۔ (۱) ماہنامہ انصار اللہ کی تدوین و ترسیل۔ نیز (۲) مناسب لٹریچر کی اشاعت سے متعلق اس سال کی رپورٹ پیش خدمت ہے:۔

اشاعتِ لٹریچر

(۱) جہاں تک اشاعت لٹریچر کا تعلق ہے۔ قیادت ہذا بیرونی ممالک کی مجالس انصار اللہ سے تاحال کوئی رابطہ قائم نہ کر سکی تھی اس لئے امسال پہلی بار یہ فیصلہ کیا گیا کہ ایسا لٹریچر شائع کیا جائے جس سے بیرونی ملکوں کی مجالس بھی استفادہ کر سکیں۔ چنانچہ اس غرض کے پیش نظر محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس مرکزیہ کے اس بصیرت افروز خطاب کا انگریزی ترجمہ کرانے اور بیرونی ممالک کی مجالس کو بھجوانے کا فیصلہ کیا گیا جو آپ نے گزشتہ اجتماع کے

موقع پر فرمایا تھا اور جو "اسلام کا موعودہ غلبہ اور اس کا ایک اہم تقاضا" کے زیر عنوان نومبر ۱۹۷۱ء کے "انصار اللہ" میں شائع ہوا تھا۔ وکالت تبشیر کے تعاون سے اس کا انگریزی میں ترجمہ کرانے کے بعد اسے بہت خوبصورت اور دیدہ زیب رسالہ کی شکل میں

"THE PROMISED VILTORY AND OUR DUTY"

کے زیر عنوان اڑھائی ہزار کی تعداد میں طبع کرایا گیا۔ بیرونی ممالک میں سے انگلستان، امریکہ، نیروبی، انڈونیشیا، سنگاپور، رنگون اور کویت میں باضابطہ طور پر مجالس انصار اللہ قائم ہیں۔ ان سب مجالس کو رسالہ مذکور کی دس دس کاپیاں بذریعہ ہوائی ڈاک اور مجموعی طور پر ڈیڑھ ہزار کاپیاں بذریعہ بحری ڈاک ارسال کی گئیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ نائیجیریا میں اس کی کوئی کاپی ارسال نہ کی گئی تھی لیکن جب وہاں کی جماعت نے حضرت امام محترم کی اس تقریر کا شہرہ سنا تو انہوں نے اسے اپنے طور پر طبع کرانے اور وسیع پیمانہ پر تقسیم کرنے کی اجازت مانگی نہیں نہ صرف یہ کہ اس کی اجازت دی گئی بلکہ دو صد کاپیاں بھی ارسال کی گئیں۔ اُمید ہے بیرونی ممالک کی مجالس کے ساتھ قیادت اشاعت کا یہ رابطہ ان میں نئی بیداری پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز و باللہ التوفیق۔

اس رسالہ کی اشاعت سے متعلق الفضل میں اطلاع شائع ہونے کے بعد پاکستان کی پچیس شہری مجالس اور انکے انگریزی دان اراکین کی طرف سے بڑی تعداد میں اس رسالہ کی کاپیاں ارسال کرنے کے مطالبے موصول ہوئے۔ لیکن محدود تعداد میں طبع ہونے کے باعث انہیں مجموعی طور پر صرف ۹۲۰ کاپیاں ہی ارسال کی جا سکیں۔ سب سے زیادہ تعداد میں یہ رسالہ مجلس لاہور نے منگوایا اور اسے وسیع پیمانہ پر تقسیم کرنے کا اہتمام کیا۔

(۲) مجلس مرکزیہ کے پاس ماہنامہ "انصار اللہ" کے پرانے پرچے بہت بڑی تعداد میں اسٹاک میں موجود تھے۔ ان میں سے تقریباً اڑھائی ہزار پرچے جو بہت قیمتی مضامین پر مشتمل تھے مجالس کو بذریعہ ڈاک بھجوائے گئے اور انہیں لکھا گیا کہ وہ انہیں اپنے اراکین میں مفت تقسیم کرکے ان سے استفادہ کی تحریک کریں۔

ماہنامہ "انصار اللہ"

ماہنامہ "انصار اللہ" بفضل اللہ اپنی عمر کے گیارہ سال پورے کر چکا ہے۔ سال رواں کے دوران اسے حتی المقدور محنت سے مرتب کرکے ماہ بماہ شائع کیا جاتا رہا۔ امسال ماہ تبلیغ، ماہ امان، ماہ ہجرت اور ماہ وفا کے شمارے بعض مخصوص موضوعات پر شائع کئے گئے۔

امسال سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُرمعارف ملفوظات نیز عربی و فارسی منظوم کلام، حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہما نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے رُوح پرور ارشادات کے علاوہ مجموعی طور پر ماہنامہ میں ۵۳ مضامین شائع ہوئے۔ ان میں سے سولہ مضامین ادارہ کی طرف سے پیش کئے گئے۔ باقی ۳۷ مضامین دیگر اہل قلم اصحاب کا عطیہ تھے۔ اس کے علاوہ چھ ایمان افروز نظمیں بھی شائع ہوئیں۔ قیادت اشاعت ان سب اہل قلم حضرات اور شعرائے کرام کی از حد ممنون ہے۔

توسیع اشاعت کی مساعی

امسال بھی ماہنامہ کی افادیت میں اضافہ کی کوشش کے ساتھ ساتھ اس کی توسیع اشاعت کے لئے حتی المقدور کوششیں جاری رہیں:-

(۱) دوران سال خریدار صاحبان اور دیگر بزرگوں کے ساتھ رابطہ قائم رکھنے، نئے سال کے چندہ کا مطالبہ کرنے، وصول شدہ چندہ

کی رسیدات ارسال کرنے، خریداری قبول کرنے یا سابقہ خریداری کو جاری رکھنے کے سلسلہ میں دفتر ماہنامہ انصار اللہ کی طرف سے مجموعی طور پر ۲۲۲۶ خطوط ارسال کیئے گئے ۔

(۲) لاہور، لائل پور، راولپنڈی اور حلقہ مارٹن روڈ کراچی کے زعمائے کرام کی خدمت میں لکھا گیا ہے کہ وہ اُن کی مجالس کے خریدار احباب کی فہرستیں ارسال کر کے ان سے درخواست کی گئی کہ وہ ان احباب سے نئے سال کا چندہ وصول کر کے ارسال فرمائیں ۔ ان میں سے حلقہ مارٹن روڈ کراچی، لائل پور اور لاہور کی مجالس نے خاص تعاون فرمایا ۔ ان مجالس نے نہ صرف پرانے خریدار صاحبان سے چندہ وصول کر کے بھجوایا بلکہ بعض نئے خریدار بھی مہیا کیے ۔ اس ضمن میں مکرم مولوی عبد المجید صاحب زعیم اعلیٰ مارٹن روڈ کراچی، مکرم چوہدری احمد دین صاحب ناظم اعلیٰ لائلپور، مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب ستکوہی ناظم ضلع لاہور اور مکرم شیخ احمد علی صاحب منتظم مال مجلس انصار اللہ لاہور کی مساعی بہت قابلِ قدر ہیں ۔ یہ تینوں مجالس اور ان کے مذکورہ بالا عہدیدار خاص شکریہ کے مستحق ہیں ۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے ۔

(۳) مختلف مجالس کے اجتماعات میں مرکزی نمائندگان کے ذریعہ رسالہ کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں تحریک کرائی جاتی رہی ۔

(۴) متعدد مربیان سلسلہ کی خدمت میں خطوط لکھکر ان کا تعاون حاصل کرنے کی کوشش کی گئی لیکن خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ ہو سکی ۔ البتہ اس سلسلہ میں محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ مقیم حیدر آباد از خود بہت سرگرم واقع ہوئے ہیں ۔ آپ نے دوران سال ۲۱ نئے خریدار مہیا فرمائے اور ۲۸ پرانے خریداروں سے چندہ وصول کر کے ارسال فرمایا ۔ فجزاہ اللہ تعالےٰ احسن الجزاء ۔

توقع ہے محترم مولانا صاحب موصوف اپنی مساعی جاری رکھیں گے اور مزید نئے خریدار مہیا فرما کر خاص شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں گے ۔

نمائندگان کرام کے لئے لمحۂ فکریّہ

رسالہ کی موجودہ حالت نمائندگانِ کرام کے لئے لمحۂ فکریّہ کی حیثیت رکھتی ہے موجودہ حالات میں جبکہ کاغذ کی نایابی اور اس کی ہوش ربا گرانی کے باعث طباعت و اشاعت کے اخراجات آسمان سے باتیں کر رہے ہیں اور ہمیں بحالت مجبوری سالانہ قیمت چھ روپے کی بجائے آٹھ روپے کرنا پڑی ہے ۔ ترقی معکوس کی یہ کیفیت از حد فکر پیدا کرنے والی ہے ۔ اخراجات اس حد تک بڑھ چکے ہیں کہ اس وقت مجلس کو فی خریدار دس روپے سالانہ خرچ کرنا پڑ رہے ہیں جبکہ سالانہ قیمت صرف آٹھ روپے مقرر ہے ۔ ان حالات میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک کے لگائے ہوئے اس پودے کو زندہ اور ہرا بھرا رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ناظمین اعلیٰ، ناظمین اضلاع، زعماء اعلیٰ اور زعماء کرام نیز نمائندگان کرام اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور یہاں سے واپس جا کر اپنے اس ماہنامہ کو فراموش نہ کر بیٹھیں بلکہ اسے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل بنانے کے لئے پوری مستعدی، پوری فرض شناسی اور پورے جذبہ و جوش کے ساتھ کام کریں ۔

شائع کردہ

قائدِ عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

۱۲ فتح / دسمبر ۱۳۵۰ ہش / ۱۹۷۱ء

کتابت: ۔ محمد ارشد خوشنویس ربوہ

آنحضرتؐ کی جاودانی زندگی پر ایک بھاری دلیل
حضرت ممدوحؐ کا فیض جاودانی جاری ہے

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام فرماتے ہیں :—

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جاودانی زندگی پر یہ بھی بڑی ایک بھاری دلیل ہے کہ حضرت ممدوحؐ کا فیض جاودانی جاری ہے اور جو شخص اس زمانہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتا ہے وہ بلا شبہ قبر میں سے اٹھایا جاتا ہے اور ایک روحانی زندگی اس کو بخشی جاتی ہے نہ صرف خیالی طور پر بلکہ آثار صحیحہ صادقہ اس کے ظاہر ہوتے ہیں اور آسمانی مددیں اور سماوی برکتیں اور روح القدس کی خارق عادت تائیدیں ان کے شامل حال ہو جاتی ہیں اور وہ تمام دنیا کے انسانوں میں سے ایک منفرد انسان ہو جاتا ہے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ اس سے ہمکلام ہوتا ہے اور اپنے اسرار خاصہ اس پر ظاہر کرتا ہے اور اپنے حقائق و معارف کھولتا ہے اور اپنی محبت و عنایت کے چمکتے ہوئے علامات اس میں نمودار کر دیتا ہے اور اپنی نصرتیں اس پر اتارتا ہے اور اپنی برکات اس میں رکھ دیتا ہے اور اپنی ربوبیت کا آئینہ اس کو بنا دیتا ہے ۔ اس کی زبان پر حکمت جاری ہوتی ہے اور اس کے دل سے نکات لطیفہ کے چشمے نکلتے ہیں اور پوشیدہ بھید اس پر آشکار کئے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ ایک عظیم الشان تجلی اس پر ظاہر فرماتا ہے اور اس سے نہایت قریب ہو جاتا ہے اور وہ اپنی استجابت دعاؤں میں اور اپنی قبولیتوں میں اور فتح ابواب معرفت میں اور انکشاف اسرار غیبیہ میں اور نزول برکات میں سب سے اوپر اور سب سے غالب رہتا ہے ،،

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۲۱ تا ۲۲۲)

صرف ٹائیٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں طبع ہؤا